حقیقی تعلیماتِ اسلامیہ امامیہ کا بے باک ترجمان

جلد ۱۹ | اکتوبر ۲۰۱۵ء | شمارہ ۱۰

فہرست مضامین

زیر سرپرستی

مرجع شیعیانِ جہان مفسرِ قرآن

آیت اللہ علامہ محمد حسین النجفی مدظلہ العالی

مؤسس

جامعہ علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ

زاہد کالونی عقب جوہر کالونی سرگودھا

مُدیرِ اعلیٰ: ملک ممتاز حسین اعوان

مُدیر: گلزار حسین محمدی

پبلشر: ملک ممتاز حسین اعوان

مطبع: انصار پریس بلاک ۱۰

مقامِ اشاعت: جامعہ علمیہ سلطان المدارس سرگودھا

کمپوزنگ: الخط کمپیوٹرز 0307-6719282

فون: 048-3021536

زرِ تعاون 400 روپے

لائف ممبر 5000 روپے

اداریہ

استحکام پاکستان

مملکتِ خداداد پاکستان برصغیر کے مُسلمانوں کی طویل جدوجہد اتحاد و یگانگت اور ان گنت قربانیوں کے نتیجے میں معرض وجود میں آئی، اس کی بنیاد میں بے شمار قربانیوں کی داستان خونچکاں ہے۔ یہ وطن اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، تاکہ برصغیر کے مُسلمان اپنے دین اور اسلامی روایات کے مطابق آزادی سے عمل پیرا ہوسکیں، تاکہ یہ مملکت اقوام عالم کے لیے اسلامی اقدار و روایات کی عملی تصویر پیش کرکے اسلام کے ابدی اور لازوال اصولوں کا نمونہ پیش کرسکے۔ بدقسمتی سے سیاسی اور مسلکی حالات کچھ عرصہ سے اس رخ پر چل نکلے ہیں کہ ملک کی سلامتی کو خطرات لاحق ہوتے نظر آرہے ہیں۔ کچھ بیرونی ہاتھ بقاکے پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال پھیلائے ہوئے ہیں، پاکستان میں مختلف مکاتب فکر کے لوگ آباد ہیں، ان سب نے مل کر پاکستان بنایا مگر کچھ عرصہ سے منافرت اور ایک دوسرے سے جنگ و جدل معمول بن چکا ہے۔ بے شمار قیمتی جانیں اس اختلاف کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ کتنی خواتین بیوہ اور بے شمار بچے یتیم ہوگئے۔ مساجد اور امام بارگاہوں میں نہتے مُسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے۔ یہ سب کچھ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ ملک کے مُقتدر علمائے کرام اور خونریزی کو حرام قرار دے چکے ہیں ...... اس ملک کے تمام دانشور علماء اور صحافی قوم کے دھارے کو درست سمت موڑنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف فرمائیں ۔ پورا عالم اسلام اس وقت تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ لبنان، کشمیر، افغانستان، یمن، شام، عراق، بوسنیا، میں قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ مُسلمان حکمران اپنے اقتدار کو بچانے کے درپے ہیں اور خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت تمام طاغوتی طاقتوں کے خلاف اسلامی ممالک کو متحد ہونے کی اشد ضرورت ہے۔ عالمی مُفکّرین اسلام اسلامی ممالک کی آزادی اور بقا کے لیے باہمی سوچ پیدا کریں ...... بیرونی طاقتوں پر انحصار کرنے کی بجائے اپنے وسائل پر بھروسا کرکے فکری اور عملی آزادی حاصل کی جائے۔ پاکستان کے اندرونی حالات بہتر بنانے کے لے ی آپس میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کی جائے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں سازشی عناصر کی بیخ کنی کے لیے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔ افواجِ پاکستان نہایت جرات اور بہادری سے دہشت گردوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ ہم افواجِ پاکستان کی قربانیوں کی داد دیتے ہیں اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھے۔

بڑھ کے خیبر سے ہے معرکہ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرِ کرار بھی ہے

باب العقائد

شرک کی مذمت اور اس کی حقیقت

تحریر: آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی موسس و پرنسپل جامعہ سلطان المدارس سرگودھا

جاہلی دور کے بقیۃ السیف ان غلط عقائد ونظریات میں سے جو اسلام کی کفر کش اور شرک شکن تلوار سے بچ گئے اور بدقسمتی سے عالم اسلام کی اکثریت ان کی زد میں آگئی۔ ایک مسئلہ شرک بھی ہے۔ اسلام میں شرک کو اکبر الکبائر اور ناقابل معافی جرم و گناہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا (سورۃ النساء:۴۸)

''خداوند عالم (بلا توبہ) شرک کو ہرگز معاف نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ جو گناہ ہیں جو جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے''۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کے شرک سے پاک عقیدہ توحید ہی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے، ورنہ خداوند عالم کی ذات پر اجمالی اعتقاد و ایمان تو اسلام سے پہلے بھی تمام مذاہب و ادیان میں موجود تھا۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (سورۃ لقمان:۲۵)

''اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقیناً کہیں گے اللہ نے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے، فرمایا:

من مات ولم يشرك بالله شيئا دخل الجنة

''جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے کسی چیز کو خدا کا شریک قرار نہ دیا ہو وہ بلا شبہ جنّت میں داخل ہوگا''۔ (توحید شیخ صدوقؒ)

دوسری حدیث میں یوں فرمایا:

من مات يشرك بالله دخل النار

''جو شخص اس حال میں مرے کہ شرک کرتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔ (بحار الانوار جلد ۲)

قرآن مجید میں بھی ہے:

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (سورۃ المائدۃ:۷۲)

''جو شخص شرک کرے خدا نے اس پر جنّت حرام قرار دیدی ہے''۔

اس کے باوجود امت مرحومہ کی اکثریت کسی نہ کسی رنگ میں شرک جیسے مُہلک مرض میں مبتلا ہے۔ خود خدائے علیم وخبیر خبر دیتا ہے کہ:

وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ (سورۃ یوسف:۱۰۶)

''اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے مگر اس حالت میں کہ وہ مشرک بھی ہوتے ہیں''۔

خلاصہ یہ کہ غیر اللہ کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو صرف خداوند عالم کے ساتھ روا رکھنا چاہیے، وہ شرک ہے۔

شرک جلی و خفی

اس شرک کی کئی قسمیں ہیں:

① شرک جلی ② شرک خفی

پھر ان دونوں قسموں کی آگے کئی کئی قسمیں ہیں۔ اس موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر بڑے اختصار کے ساتھ ذیل میں ان اقسام کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ (تفصیل کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب "احسن الفوائد" کی طرف رجوع فرمائیں)

شرک جلی کے چہار گانہ اقسام کا بیان

شرک جلی کی چار قسمیں ہیں۔

① شرک ذاتی: یعنی ازلی و ابدی، حی لایموت خدائے واجب الوجود کی ذات والاصفات میں کسی اور کو شریک قرار دینا۔ حالانکہ وہ واحد و یکتا ہے۔ قل ھو اللہ احد

② شرک صفاتی: یعنی خدا کی صفات حقیقیہ میں کسی کو شریک قرار دینا۔ چونکہ خداوند عالم کی صفاتِ حقیقیہ ذاتیہ عین ذات ہیں یعنی ذات و صفات میں کبھی جدائی کا تصور بھی نہیں ہوسکتا...... اس مرحلہ میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں ہے۔ باقی جس قدر مخلوق ہے اس کی صفاتِ کمالیہ زائدہ بر ذات ہیں۔ جس طرح اس کی ذات تخلیق خالق کا نتیجہ ہے اسی طرح اس کی صفات بھی عطیۂ الٰہی کا ثمرہ ہے۔

③ شرک افعالی: یعنی اللہ کے ان کاموں میں کسی کو شریک قرار دینا جن کاموں پر کوئی بھی مخلوق من حیث المخلوق قادر نہیں ہے۔ جیسے خلق کرنا، رزق دینا، مارنا، جلانا، اور بیمار کو شفاء دینا (وغیرہ افعال تکوینیہ)

ارشادِ قدرت ہے:

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (سورۃ الروم: ۴۰)

"اللہ وہی تو ہے جس نے پہلے تمھیں پیدا کیا، پھر رزق دیا، پھر تمھیں موت کا ذائقہ چکھائے گا اور پھر تمھیں زندہ فرمائے گا، جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو، ان میں کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکے۔ خدا مشرکوں کے شرک سے پاک پاکیزہ ہے"۔

لہٰذا اللہ کے سوا کسی کو خالق و رازق، محیی و ممیت اور شافی الامراض و قاضی الحاجات جاننا شرک افعالی ہے۔

شرک عباداتی: یعنی مقامِ عبادت میں کسی کو خدا کا شریک قرار دینا۔ خدا کی طرح اس کی عبادت کرنا اور اسی کی طرح شدائد و مصائب میں اسے پکارنا۔ ارشادِ قدرت ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا (سورۃ النساء: ۳۶)

"خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو"۔

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا (سورۃ الکھف: ۱۱۰)

"جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کی امید رکھتا ہے اسے چاہیے کہ نیک عمل بجالائے اور اپنے

پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے"۔

شرک جلی کی انہی چار قسموں کو ① ربوبیت میں شرک اور ② الوہیت میں شرک بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی "شرک ربوبی" یہ ہے کہ غیر اللہ کو اللہ کی تقدیر و تدبیر۔ یعنی ان امور میں شریک قرار دیا جائے جن کا تعلق نظام ربوبیت کے ساتھ ہے جیسے مالکانہ تصرفات کرنا، پیدا کرنا اور رزق دینا وغیرہ اور "شرک الوہی" یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کی جائے یا اس سے دعا مانگی جائے (جو کہ مخ عبادت ہے) کیونکہ عبادت و دعا کا حقدار صرف پروردگار ہے جو کہ ایاك نعبد و ایاك نستعین کا مفاد ہے۔

گزشتہ صفحات میں واضح کیا جا چکا ہے کہ شرک ایک ناقابلِ معافی جرم ہے اور یہ بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ① شرک جلی اور ② شرک خفی۔ اور ظاہر ہے کہ اہم شرک جلی ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں جو گزشتہ شمارہ میں بیان کی جا چکی ہیں۔ مگر احتیاط فی الدین کا تقاضا یہ ہے کہ شرک خفی اور اس کی دہ گانہ اقسام سے بھی دامنِ توحید کو بچایا جائے۔ جو یہ ہیں:

① شرک توکلی: اہلِ ایمان کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام امور میں ذاتِ پروردگار پر توکل و اعتماد کریں۔ جیسا کہ ارشادِ قدرت ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

اہلِ ایمان کو چاہیے کہ صرف اللہ پر توکل و بھروسا کریں۔ لہٰذا غیر اللہ پر بھروسا کرنا شرک توکلی ہے۔ چنانچہ:

☆ ایک روایت میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کے ذمہ کوئی کام لگائے اور وہ یاد دہانی کی خاطر اپنے کپڑے کو گرہ دیدے تو اس نے شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ (تفسیر صافی)

☆ دوسری روایت میں مروی ہے کہ اگر کوئی آدمی کہیں جا رہا ہو اور دوسرا اسے کہے کہ فلاں کام کرتے آنا اور وہ یاد آوری کے لیے انگوٹھی تبدیل کرے (ایک انگلی سے اتار کر دوسری میں پہن لے) تو یہ بھی شرک کا مرتکب ہوا ہے۔ (عین الحیات)

یہ کیوں شرک ہے؟ محض اس لیے کہ اس آدمی نے یاد آوری کے لیے محض غیر اللہ (گرہ یا انگوٹھی کی تبدیلی) پر بھروسا کیا ہے، اور مسبب الاسباب پر بھروسا نہیں کیا۔ ورنہ شرک نہیں ہوگا۔

☆ ایک روایت میں معصومؑ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو گیا تھا، یہ شرک ہے۔ بلکہ اسے یوں کہنا چاہیے کہ اگر خداوند عالم فلاں آدمی کے ذریعہ سے مجھ پر احسان نہ کرتا تو میں برباد ہو جاتا۔ (تفسیر صافی)

② شرک امری: چونکہ حقیقی آمر و ناہی خدا تعالیٰ ہی ہے، اسی کا امر و نہی چلتا ہے، جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ...... اَلَا لَهُ الْحُكْمُ

انبیاء و اوصیاء بھی اسی کے اوامر و نواہی پر عمل کرنے کرانے اور انہیں نافذ کرانے کے لیے آتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص کسی اور کو اس مرتبہ میں اللہ کا شریک قرار دے تو وہ مشرک ہے۔ کیونکہ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔

③ شرک نفعی و ضرری: چونکہ نفع و نقصان پہنچانا

خدائے دوجہان کے قبضۂ قدرت میں ہے، جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:

وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنۡ یَّمۡسَسۡكَ بِخَیۡرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (سورۃ الانعام:۱۷)

"اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر و خوبی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ (سورۃ النمل: ۶۲)

لہٰذا اگر کوئی شخص کسی اور ہستی کو نفع و نقصان کا مالک جانتا ہے اور اس سے خائف و ہراساں ہوتا ہے تو وہ مشرک ہے۔

④ شرک اطاعتی: چونکہ اصل بالذات اطاعت صرف خالق و مالک کی جائز ہے، یا ان ہستیوں کی جن کی اطاعت کا وہ حکم دے (کہ فی الحقیقت یہ اسی کی اطاعت ہے) لہٰذا جن لوگوں کی اطاعت کا خدا نے حکم نہیں دیا ان کی اطاعت کرنا اور ان کو ہادی و راہنما تسلیم کرنا شرک ہے۔

⑤ شرک تشبیہی: چونکہ خداوند عالم ذات وصفات اور دوسرے تمام کمالات میں بے مثل و بے مثال ہے، لہٰذا جو شخص اس کو مخلوق کی طرح جسم دار اور صاحبِ اعضاء و جوارح قرار دے کر تشبیہ دے وہ مشرک ہے۔ چنانچہ:

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

من شبۃ اللہ بخلقہ فھو مشرک

یعنی جو شخص خدا کو اس کی مخلوق سے تشبیہ دے وہ مشرک ہے۔ (عیون الاخبار)

⑥ شرک ہویٰ پرستی: جب ایک مسلمان اپنی نماز میں یہ اقرار کرتا ہے: اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ (پروردگارا! میں تیری ہی پرستش کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں) تو اس کے لیے یہ ہرگز روا نہیں ہے کہ گناہ کرتے وقت خنزیر شہوت اور غصہ کے وقت کلبِ غضب اور جمع مال کے وقت دیو حرص کے سامنے رکوع و سجود کرتا ہوا نظر آئے۔ یہ ہویٰ و ہوس پرستی شرک ہے۔

ارشادِ قدرت ہے:

وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَی النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰی ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الۡجَنَّةَ هِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۴۱﴾ (سورۃ النازعات:۴۰ و ۴۱)

⑦ شرک سببی و مسببی: اس میں تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ خدائے حکیم نے اس عالم اسباب کی بنیاد اسباب و مسببات پر رکھی ہے۔ یعنی ہر چیز کے وجود کو کسی دوسری چیز کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جیسے اولاد کے وجود کو مرد و زن کے اجتماع سے مال و دولت کو محنت و کام کرنے سے اور شفایابی کو علاج و معالجہ سے مربوط کر دیا ہے۔ مگر ایک موحد کی نظر مسبب الاسباب پر ہوتی ہے اسباب پر نہیں ہوتی۔ یہ اسباب اس وقت اثر انداز ہوتے ہیں جب خدا کا اذن ہوتا ہے، ورنہ کہنا پڑتا ہے: ع

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا

لہٰذا علل و اسباب کو اثر و تاثیر میں مستقل جاننا بھی شرک خفی کی ایک قسم ہے، لہٰذا اس سے بھی اجتناب لازم ہے۔

⑧ شرک قسمی: امام محمد باقر علیہ السلام اور دوسرے ائمہ طاہرینؑ سے مروی ہے کہ منجملہ شرک خفی کے اللہ کے سوا کسی اور مخلوق کی قسم کھانا بھی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

نیز امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

ومن ذلك قول الرجل وحياتك

اس شرک خفی سے ہے آدمی کا یہ کہنا کہ "تیری زندگی کی قسم" (تفسیر عیاشی)

لہٰذا اس سے بھی دامن بچانا چاہیے (خدا کا معاملہ اس سے مختلف ہے، وہ اپنی مخلوق میں سے جس چیز کی چاہے قسم کھائے۔ مگر مخلوق کے لیے اپنے خالق کے سوا اور کسی چیز کی قسم کھانا جائز نہیں ہے۔ (تفسیر صافی وغیرہ)

⑨ شرک شگونی: کسی چیز سے شگونِ بد لینا۔ مثلاً کسی کام کے لیے جارہے ہوں اور کوے کی آواز کانوں میں پڑ جائے یا اُلو گھر کی منڈیر پر بیٹھ جائے یا ۱۳ کے عدد سے واسطہ پڑ جائے، یا اثناء راہ میں کوئی پرندہ دائیں یا بائیں جانب سے پرواز کر کے گزر جائے یا اتوار و بدھ کی رات کو بیمار پرسی کرنا یا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے درمیان شادی کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی آدمی ان باتوں سے شگونِ بد لے اور سفر سے لوٹ آئے، اور ان امور کو اپنی ناکامی و نامرادی میں موثر قرار قرار دے تو یہ بھی شرک خفی ہے...... پیغمبر اسلام ﷺ نے شگونِ بد لینے کو شرک قرار دیا ہے۔ (فرمایا: الطيرة شرك)

(حیاۃ الحیوان جلد ۲ صفحہ ۶۶)

بلکہ حق تو یہ ہے کہ تاریخوں کی سعادت و نحوست کو اس قدر اہمیت دینا کہ ان کی وجہ سے ضروری کام معطل ہو کر رہ جائیں اور انھیں کامیابی و ناکامی میں موثر سمجھنا بھی اسی زمرہ میں داخل ہے۔ جنگ نہروان کی طرف تشریف لے جاتے وقت منجم کا جناب امیر علیہ السلام کو روکنا اور یہ کہنا کہ یہ ساعت نحس ہے۔ مگر آنجناب ؑ کا اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تشریف لے جانا، اور پھر مُظفّر و منصور ہو کر واپس لوٹنا ایک مشہور واقعہ ہے۔

اور دوسری کتابوں کے علاوہ خود نہج البلاغہ میں مذکور ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگر ان باتوں سے کسی آدمی کے دل و دماغ میں کسی قسم کا کوئی غلط خیال پیدا ہو، تو اس کا علاج توکل بر خدا ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء و اجداد کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "كفارة الطيرة التوكل" کہ شگونِ بد کا کفارہ خدا پر بھروسا ہے۔

(روضہ کافی صفحہ ۲۳۶)

محدث جزائری مرحوم نے انوارِ نعمانیہ میں سعادت و نحوست ایام کی طویل بحث کے بعد فرمایا ہے کہ ان سب چیزوں کا علاج دو چیزوں میں ہے۔ ایک صدقہ دینے میں اور دوسرا خدا پر توکل و اعتماد کرنے میں۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

⑩ شرک بدعی: جو شخص کسی من گھڑت بات (بدعت ذاتی) کو تقربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھتا ہے اور خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کو بھی اس کی طرف بلاتا ہے اور اسی چیز پر لوگوں سے محبت یا نفرت کرتا ہے وہ مشرک ہے...... خدا فرماتا ہے:

ءٰاللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ

(کیا اللہ نے تمھیں اجازت دی ہے یا تم اللہ پر افتراء پردازی کرتے ہو؟)

خداوند عالم تمام اہل اسلام کو بالعموم اور اہل ایمان کو

باقی صفحہ ۳۸ پر

باب الاعمال

اسلام میں نماز کا مقام

تحریر: آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی موسس و پرنسپل جامعہ سلطان المدارس سرگودھا

یہ حقیقت ہر قسم کے شک وشبہ سے بلند و بالا ہے کہ اسلام میں ان تمام مذکورہ بالا عبادات میں سے زیادہ اور اہم اور عظیم المرتبت نماز ہے۔ اور اسلامی عبادات کا پہلا رکن ہے جو پیرو جواں امیر و فقیر، مرد و عورت اور تندرست و بیمار سب پر یکساں واجب ہے اور کسی حال میں بھی کسی متنفس سے جب تک وہ ہوش و حواس میں ہے ساقط نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، اور بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر پڑھے۔ رکوع و سجود نہیں کر سکتا تو اشاروں سے پڑھے۔ الغرض اصولِ عقائد کے بعد نماز سب سے بڑا اسلامی فریضہ ہے۔

(۱) چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ما اعلم شیئاً بعد المعرفۃ افضل من ھذہ الصلوٰۃ"۔ کہ میں معرفت (خداوندی) کے بعد اس نماز (فریضہ) سے افضل کوئی چیز نہیں جانتا (فروع کافی)

(۲) قیامت کے دن سب سے پہلے اسی نماز کی باز پرس ہوگی۔ اول مالیئل عن العبد یوم العبد یوم القیامۃ الصلوٰۃ۔

(۳) اسی نماز پر دوسرے تمام اعمال وعبادات کی قبولیت کا دارومدار ہے۔ ان قبلت قبل ما سواھا وان ردت ردما سواھا۔ اگر نماز قبول ہو گئی تو سارے اعمال قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز مسترد ہو گئی تو پھر تمام اعمال مسترد کر دئے جائیں گے۔ (مستدرک الوسائل)

(۴) یہی نماز ہی ایمان و شرک اور اسلام و کفر کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مابین الکفر والایمان الا ترک الصلوٰۃ۔ ایمان اور کفر کے درمیان بس نماز ہی کا فاصلہ ہے۔ (عقاب الاعمال)

(۵) یہ نماز دین کا ستون ہے۔ قال ان عمود الدین الصلوٰۃ (دین کا ستون نماز ہے) یعنی اگر نماز ہے تو دین ہے اور اگر نماز نہیں ہے پھر دین بھی نہیں ہے۔ (تہذیب الاحکام)

(۶) نماز انبیاء اور ان کے اوصیاء کی آخری وصیت ہے۔ چنانچہ امیر المومنینؑ نے آخری وصیت یہی فرمائی تھی الصلوٰۃ، الصلوٰۃ، الصلوٰۃ، نماز، نماز، نماز (یعنی اس کا خاص خیال رکھنا) (تحف العقول)

نماز کے فضائل اور اس کا ثواب

نماز کے اس قدر فضائل ہیں کہ اس مختصر میں ان تمام کے ذکر کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں بطور تبرک چند فضائل ذکر کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے۔

(۱) آیت مبارکہ ان الحسنات یذھبن السیئات

نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں) کی تفسیر میں حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا: الصلوۃ الخمس کفارۃ لما بینھن ما اجتنب الکبائر۔ یہ نماز پنجگانہ ان کے درمیان واقع ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، بشرطیکہ گناہانِ کبیرہ سے اجتناب کیا جائے۔

(مُستدرک بحوالہ دعائم الاسلام)

② حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تمھارے دروازہ پر نہر جاری ہو اور تم اس میں شبانہ روز میں پانچ مرتبہ غسل کرو تو کیا تمھارے جسم پر کچھ میل رہ جائے گا؟ اس نماز کی مثال اسی جاری نہر والی ہے، یہ تمام گناہوں کی کثافت کو اسی طرح دور کر دیتی ہے سوائے اس گناہ کے جو انسان کو ایمان سے خارج کر دے۔ (جعفریات)

③ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہی کہ اگر سونے سے بھرا ہوا گھر خدا کی راہ میں خرچ کر دیا جائے تو اس سے ایک حج افضل ہے اور ایک نماز فریضہ ایسے بیس حج سے افضل ہے۔ (انوار المجالس)

④ ایک حدیث میں انہی جناب سے یہاں تک مروی ہے فرمایا: صلوۃ فریضۃ تعدل عند اللہ الف حجۃ والف عمرۃ مبرورات متقبلات۔ ایک نماز فریضہ خدا کے نزدیک ایسے ایک ہزار حج اور ایسے ایک ہزار عمرہ کے برابر ہے جو مبرور و مقبول ہوں۔ (العروۃ الوثقیٰ)

⑤ نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ احب العباد الی اللہ عزوجل صدوق فی حدیثہ محافظ علی صلوۃ و ما افترض اللہ علیہ مع اداء الامنۃ۔ خدا کو اپنے سب بندوں سے زیادہ محبوب وہ ہے جو گفتگو میں سچا ہے نماز اور دیگر فرائض کو پابندی سے ادا کرتا ہے اور امانت کو ادا کرتا ہے۔ (امالی شیخ صدوقؒ)

ترکِ نماز کا عقاب و عذاب

اسی طرح ترکِ نماز کی مذمت میں بے شمار احادیث وارد ہوئی ہیں خواب غفلت میں سوئے ہوئے لوگوں کو جگانے کے لئے بطور تنبیہ غافلین یہاں چند روایات درج کی جاتی ہیں۔

① حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے آباء و اجداد طاہرین کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: لاتضیعوا صلوتکم فان من ضیع صلوۃ، حشر مع قارون وھامان وکان حقاً علی اللہ ان ید خلہ النار مع المنافقین فالو یل لمن لم یحافظ علی صلوۃ واداء سنۃ نبیہ۔ نماز کو ضائع نہ کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنی نماز کو ضائع کرے گا وہ قارون وہامان کے ساتھ محشور ہوگا اور خدا پر لازم ہوگا کہ اس کو منافقین کے ساتھ جہنم میں داخل کرے۔ افسوس اس کے لیے جو اپنی نماز کی محافظت نہیں کرتا اور اپنے پیغمبرؐ کی سنت کو ادا نہیں کرتا۔

(عیون اخبار الرضا)

② حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ "لاینال شفاعتی من استخف بصلوۃ لا یرو علی الحوض"۔ جو شخص اپنی نماز کو خفیف سمجھے گا اس کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ سکے گا۔

(فروع کافی)

③ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد

ماجد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت فرمایا۔ یا بنی لاینال شفاعتنا من استخف بصلوۃ ۔ بیٹا جو شخص اپنی نماز کو حقیر سمجھے گا وہ ہم اہل بیتؑ کی شفاعت حاصل نہیں کر سکے گا۔ (کافی)

④ حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں ۔''اسرق السراق من سرق صلوۃ'' ۔سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے یعنی اس کے رکوع و سجود کو مکمل طور پر نہیں بجالاتا۔ (مُستدرک الوسائل)

⑤ پیغمبر خداؐ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جس نے رکوع و سجود کو مکمل طور پر ادا نہیں کیا تھا فرمایا: نقر کنقر الغراب (اس نے نماز پڑھی نہیں بلکہ) کوے کی طرح ٹھونگے لگائے ہیں ۔ پھر فرمایا: لئن مات ھذا وھکذا صلوۃ لیموتن علی غیر دینی ۔اگر یہ شخص مر جائے اور اس کے نامہ اعمال میں اس قسم کی نماز درج ہو تو وہ یقیناً میرے دین پر نہیں مرے گا۔ (کافی تہذیب الاحکام، عقاب الاعمال و حدائق ناضرہ)

''قد افلح المومنون الذین ھم فی صلو تھم خاشعون'' ۔ (سورہ مومنون) صرف وہی اہل ایمان کامران ہوں گے جو اپنی نمازوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتے ہوں گے ۔

نماز کی ماہیت و حقیقت

نماز ہے کیا؟ مخلوق کا اپنے دل، زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق و مالک کے سامنے بندگی اور عبودیت کا اظہار، اس خالق مہربان کی یاد، اس کے بے انتہا احسانات و انعامات کا شکریہ، مُحسن حقیقی کی حمد و ثنا اور معبود برحق کی یکتائی و بڑائی کا اقرار، بندہ کی اپنے آقا سے درخواست والتجا اور اپنے حقیقی محبوب سے مہجور روح کا خطاب، یہ نماز خالق و مخلوق کے باہمی تعلّق کا شیرازہ، قلب مُضطر کی تسکین کا سامان، بے آسرا کا سہارا، انسانی زندگی کا حاصل اور مقصد حیات کی تکمیل!

نماز کی غرض و غایت

نماز کی روحانی غرض و غایت یہ ہے کہ خالق کائنات، رب العالمین، رازق کل، مالک الملک اور مُحسن اعظم کے بے شمار انعامات اور بے پایاں احسانات کا دل و زبان سے شکریہ ادا کیا جائے تاکہ دل و دماغ اور روح پر اس کی کبریائی و بڑائی اور اپنی عاجزی و درماندگی کا نقش ثبت ہو جائے۔ کام و دہن اس کے ذکر سے معطّر اور دل و دماغ اس کی یاد سے منور ہو جائیں ۔

ارکانِ نماز کی حکمت

انسان اپنے جسم و روح دونوں کے لحاظ سے خدا کی مخلوق اور زندگی کے ان دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے خدا کے بے پایاں احسانات سے گراں بار ہے اس لیے عقلاً اس بات کی ضرورت ہے کہ اس مُنعم اعظم کی بارگاہ میں جسم و رُوح دونوں جھک کر سجدہ نیاز ادا کریں ۔ اس رعایت سے شریعت نے نماز کے ارکان و افعال مقرر کیے ہیں جسمانی طریقے سے ہم کسی مُحسن و مہربان کی تعظیم اور اس کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار تین طریقوں سے کرتے ہیں بیٹھے ہوں تو کھڑے ہو کر، کھڑے ہوں تو جھک کر اور اگر جھکے ہوں تو مزید جھک کر اور سر نیاز زمین پر رکھ کر ۔ دین فطرت نے انسان کے انہی فطری اعمال

کے قالب میں ڈھال کر نماز کا پیکر تیار کیا ہے۔ اس لیے نماز کے یہی تین بڑے ارکان ہیں قیام، رکوع اور سجود، تمام انبیاء کرامؑ نے اپنے اپنے وقت میں اپنی امتوں کو جس نماز کے پڑھنے کا حکم دیا وہ انہی تین اجزا سے مرکب تھی۔ چنانچہ خداوند عالم اپنے خلیلؑ کو تطہیر کعبہ کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ وطھر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود (حج:۴) میرے گھر کو طواف کرنے والوں، کھڑے ہونے والوں، جھکنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کرو۔

اسلامی نماز موالید ثلاثہ کی عبادت کا مجموعہ ھے

خالق حکیم نے نماز کو ایسا جامع مرقع بنایا ہے جو بیک وقت نباتات، جمادات اور حیوانات کی عبادات پر مشتمل ہے ظاہر ہے کہ نباتات کی (تکوینی) عبادت قیام، جمادات کی قعود، حیوانات کی رکوع پرندوں کی عبادت ذکر و تسبیح اور حشرات الارض کی عبادت سجود ہے۔ اور یہ سب چیزیں نماز کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی جامعیّت عدیم المثال ہے اور اس کے واضع وشارع کے کمال کی لازوال دلیل ہے۔

نماز تمام دوسری انسانی عبادات کی جامع ہے

دوسری سب عبادات سے نماز کے افضل و اعلیٰ ہونے کی ایک ناقابل رد دلیل یہ بھی ہے کہ جس طرح نماز کے ذریعے سے عبودیت اور بندگی کا اظہار ہوتا ہے اس سے بہتر تو کیا اس جیسی جامع عبادت کسی بھی مذہب میں موجود نہیں ہے۔ اس لیے اس کے مکمل طور پر ادا کرنے سے انسان کو ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ نماز علاوہ زبان کے مختلف اذکار جیسے تسبیح وتہلیل، توبہ و استغفار، اقرار توحید و رسالت، درود وسلام اور دعا و پکار پر مشتمل ہونے کے اس میں روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ عبادات کے خصائص بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جس طرح روزہ میں جسم کو تمام نفسانی خواہشات سے روکا جاتا ہے اسی طرح حالت نماز میں بھی تمام نفسانی خواہشات کو روکنا پڑتا ہے۔ مزید برآں نماز میں آنکھ کو ادھر اُدھر دیکھنے، ہاتھ پاؤں کو بے جا حرکت کرنے، زبان کو غیر خدا کا ذکر کرنے اور قوتِ خیالیہ کو غیر خدا کا تصور کرنے سے بھی روکا جاتا ہے جو روزہ میں لازم نہیں ہے۔ اسی طرح نماز میں حج کے خواص بھی موجود ہیں۔ نماز کی تکبیرۃ الاحرام بمنزلہ احرام حج، توجہ الی القبلہ بمنزلہ طواف کعبہ کے، اس کا قیام بمنزلہ قیامِ عرفات کے، اور رکوع و سجود کی دَوری حرکات بمنزلہ صفا و مروہ کی سعی کے ہیں۔ اسی طرح نماز میں زکوۃ و خمس کی خوبیاں بھی ہیں۔ کیونکہ اس میں تن ڈھانکنے کے لیے لباس، وضو یا غسل کے لیے سامانِ طہارت مہیا کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ بریں اس میں قیمتی وقت بھی خرچ کرنا پڑتا ہے اور دوسرے کاروبار کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ الغرض اس پر ع

بہر یک گل زحمت صد خاری باید کشید

کا مقولہ صادق آتا ہے۔ اسی طرح اس میں جہاد کی خصوصیّت بھی پائی جاتی ہے۔ نماز پڑھنے کے لیے دو زبردست دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ایک دشمن کا نام ہے نفس امارہ اور دوسرے کا نام ہے شیطان علیہ

اللعن اس بیان سے واضح وعیاں ہوگیا کہ چونکہ نماز تمام عبادات بدنیہ و مالیہ کی جامع ہے اس لیے اس کا مرتبہ و مقام تمام عبادات سے بلند وبالا ہے۔

تنہی عن لمنکر والفحشا اقصر فھذا منتھی الثناء

نماز کے خلاقی، تمدنی اور قومی و معاشرتی فوائد وعوائد

گو ہر نماز درحقیقت روح کی غذا، ایمان کا ذائقہ اور دل کی تسکین کا سامان ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اس میں مسلمانوں کے بہت سے اجتماعی، تمدنی اور معاشرتی فوائد بھی پوشیدہ ہیں جن میں سے بعض کا ذیل میں اجمالاً تذکرہ کیا جاتا ہے۔

پہلا فائدہ طہارت و پاکیزگی اور صفائی کا سبق

تمدن کا پہلا سبق، شرم وحیاء کی نگہداشت کے لیے جسم کے بعض حصوں کا چھپانا نہایت ضروری ہے۔ جس کا اہتمام اسلام سے نماز کے اندر ستر پوشی کو واجب قرار دے کر اس اہم تقاضا کو پورا کیا ہے۔ اس کے بعد تمدن کا دوسرا سبق طہارت و پاکیزگی ہے جو اسلام کے اولین احکام میں سے ہے اس وقت تک نماز صحیح نہیں ہوسکتی جب تک نماز گزار کا بدن، اس کا لباس اور جائے سجدہ ہر قسم کی نجاست وکثافت سے پاک نہ ہو۔ اسلام نے اس تعلیم سے مسلمانوں کو پاک صاف رہنے کا خوگر بنایا۔ استنجاء بیت الخلاء اور طہارت کے آداب سکھائے جن سے آج کی بڑی بڑی متمدن قومیں بھی ناآشنا ہیں۔ غلیظ وکثیف رہنے سے انسان کئی بیماریوں کی آماجگاہ بن کررہ جاتا ہے مگر نماز انسانی جسم واعضاء کے پاک وستھرا رکھنے پر مجبور کرتی ہے شب و روز میں کئی بار منہ ہاتھ دھوئے جاتے ہیں منہ اور ناک میں پانی ڈالا جاتا ہے ناک کے سانس کے ذریعہ جراثیم بدن میں داخل ہوتے ہیں جس سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ناک میں پانی ڈالنے سے یہ جراثیم دور ہوجاتے ہیں اور اس طرح کئی بیماریوں کا سدباب ہوجاتا ہے اور اسی طرح منہ میں پانی ڈالنے اور مسواک کرنے سے گندہ دہنی اور دانتوں کی بدنمائی سے انسان محفوظ ہوجاتا ہے۔

دوسرا فائدہ وقت کی پابندی

انسانی زندگی کی کامیابی کا راز اس کے نظام اوقات پر ہے یعنی یہ کہ اس کے تمام کام مقررہ وقت پر انجام پائیں انسان فطرتاً آرام پسند اور سہل انگیز واقع ہوا ہے۔ اس کو پابند اوقات بنانے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے بعض کاموں کے جبراً اوقات مقرر کردیے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان دوسرے کاموں میں بھی اوقات کا پابند ہوجائے گا۔ جس سے اس کی زندگی مربوط اور باقاعدہ ہوجائے گی۔ چونکہ نماز کے اوقات مقرر ہیں۔ "ان الصلوة کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً"۔ لہٰذا اس کے ذریعہ یہ بلند مقصد باسانی حاصل ہوسکتا ہے۔

تیسرا فائدہ حفظان صحت بوجہ صبح خیزی

طبی اور حفظان صحت کے اصول کے پیش نظر رات کو سویرے سونا اور صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے اٹھنا حد درجہ ضروری ہے جو لوگ نماز کے پابند ہوتے ہیں وہ کبھی اس اصول کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ وقت پر سونا اور وقت پر بیدار ہونا ان کے لئے ضروری ہوجاتا ہے اور اس سے ان کی صحت درست رہتی ہے۔

چوتھا فائدہ خدا کا خوف

نماز سے خوف خدا پیدا ہوتا ہے اور جب یہ جذبہ بیدار ہو جائے تو گناہوں کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے جو آدمی نماز کا پابند ہے اگر کسی وقت بشری تقاضے کے ماتحت اس کا قدم جادہ حق سے ڈگمگانے لگے تو رحمت ایزدی اس کا دامن تھام لیتی ہے اور وہ یہ سوچ کر کہ لوگ کہیں گے فلاں نمازی ہو کر اس قسم کی حرکت کرتا ہے اس کے ڈگمگاتے ہوئے پاؤں جم جاتے ہیں اور برائی سے باز آجاتا ہے۔ اسی مطلب کو خدائے حکیم نے اپنے کلام پاک میں یوں ادا کیا ہے: ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (عنکبوت:۴۵)

پانچواں فائدہ ہوشیاری کا حصول

نماز سے انسان کو ہوشیار رہنے کا سبق ملتا ہے۔

کیونکہ نماز آیاتِ الٰہی میں غور و فکر، خدا کی تسبیح و تقدیس، اس کی حمد و ثنا، کچھ دعا و استدعا اور کچھ اقرار و اعتراف کا نام ہے ظاہر ہے کہ یہ مقصد اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب انسان کے ہوش و حواس قائم ہوں۔ اسی لیے خدا فرماتا ہے: لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ماتقولون (نساء:۴۳) نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ تمھیں معلوم ہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہے وہ ہر اس چیز سے پرہیز کرے گا۔ جو اس کی عقل و ہوش کو گم کردے یا کم کردے۔

چھٹا فائدہ دائمی تنبیہ و بیداری

تمام مذاہب کا مقصد تکمیل اخلاق ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ نفس بیدار ہو اور اثر قبول کرنے کے لیے تیار۔ ظاہر ہے کہ یہ مقصد صرف نماز سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، جبکہ دیگر عبادات جیسے روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ اولاً تو ہر شخص پر فرض نہیں۔ دوسرے زکوۃ اور روزہ سال میں ایک بار اور حج زندگی میں ایک بار۔ لہٰذا ان کے ذریعہ نفس کی بیداری حاصل نہیں ہو سکتی۔

ان کے برخلاف نماز ہر روز دن رات میں پانچ بار ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لیے یہ نماز ہی ہے جو نفس انسانی کو ہوشیار اور قلب خفتہ کو بیدار کرتی ہے۔

ساتواں فائدہ کامیاب زندگی گزارنے کی تربیت

انسان کی عملی زندگی کی کامیابی کا راز استقلال اور مواظبت و مداومت پر موقوف ہے۔ یعنی جس کام کو صحیح سمجھ کر شروع کیا جائے اور پھر عمر بھر اس پر قائم رہا جائے، اسی کا نام اخلاق کی استواری اور کریکٹر کی مضبوطی ہے۔ یہ تربیت نماز کے ذریعہ بدرجہ اتم و اکمل دی جاتی ہے۔ اس فریضہ کے بار بار مقررہ اوقات پر انجام دینے سے انسان کے اندر استقلال و مواظبت کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ نماز اسلام کا اولین شعار و دثار ہے اور اس کے قومی و مذہبی اور دینی و دنیوی مقاصد حاصل کرنے کی آئینہ دار۔ (از سیرۃ النبیؐ مع الاضافات المفیدہ)

باب التفسیر

نافرمان قوموں کا مٹا کر فرمانبردار قوموں کو لانا

تحریر: آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی موسس و پرنسپل جامعہ سلطان المدارس سرگودھا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَاِنۡ یَّتَفَرَّقَا یُغۡنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنۡ سَعَتِہٖ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیۡمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ وَصَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَاِیَّاکُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَاِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَکَانَ اللّٰہُ غَنِیًّا حَمِیۡدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنۡ یَّشَاۡ یُذۡہِبۡکُمۡ اَیُّہَا النَّاسُ وَیَاۡتِ بِاٰخَرِیۡنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیۡرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا فَعِنۡدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۳۴﴾

(سورۃ النساء: ۱۳۰ تا ۱۳۴)

ترجمۃ الآیات

اور اگر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں تو اللہ ہر ایک کو اپنے فضل و کرم کی وسعت سے بے نیاز کر دے گا۔ اور اللہ بڑی وسعت والا بڑی حکمت والا ہے۔ (۱۳۰)

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور ہم نے ان لوگوں کو بھی جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور تمھیں بھی ہدایت کی ہے کہ تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو۔ وہ تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔ اللہ بڑا بے نیاز ہے، حمد و ثناء کا حقدار ہے (۱۳۱)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ کے ہے، اور اللہ کارسازی کے لیے کافی ہے۔ (۱۳۲)

اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے (ختم کر دے) اور دوسروں کو لے آئے، اور اللہ اس پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (۱۳۳)

جو شخص صرف دنیاوی صلہ و ثواب کا طلبگار رہو (تو اس کی مرضی، ورنہ) اللہ کے پاس تو دنیا و آخرت دونوں کا صلہ و ثواب ہے اور اللہ بڑا سننے والا، بڑا دیکھنے والا ہے۔ (۱۳۴)

تفسیر الآیات

"وان یتفرقا" الآیۃ

اس آیت میں خدائے رحیم و کریم باہمی نزاع کرنے والے میاں بیوی کو تسلی دے رہا ہے کہ اگر صلح و صفائی کی ہر کوشش و کاوش کا نام ہوجائے اور اس طلاق و جدائی کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آئے تو پھر وہ زیاد پریشان نہ ہوں۔ وہ قادر مطلق ایسے حالات و اسباب پیدا فرمادے گا کہ دونوں مطمئن ہوجائیں گے۔ خاوند اپنی پسند کی کی بیوی مل جائے گی اور بیوی کو اپنی پسند خاوند مل جائے گا۔ جس سے دونوں کی زندگی خوشگو

ہوجائے گی ۔ اور سابقہ زحمت و کلفت دور و کافور ہوجائے گی ۔ ''وما ذلك على الله بعزيز'' کیونکہ وہ بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے اور آسمان وزمین کی ہر چیز کا خالق بھی ہے اور مالک بھی ۔ ''ذٰلك الله رب العالمين''

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ ...... الآية

تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی تعلیمات کا حاصل تقویٰ ھے

اس آیت مبارکہ میں خدائے علیم و حکیم اس حقیقت کا اظہار کر رہا ہے کہ اس نے مختلف ادوار واعصار میں مختلف انبیاء و مرسلین پر جو کتابیں نازل فرمائیں ، ان میں بھی تمام امتوں کو تقویٰ و خداترسی کا حکم دیا اور تمھیں بھی اس کتاب ہدایت یعنی قرآن مجید میں تقویٰ و خداترسی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ بنابریں یہ کہنے میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ اگر ہم تمام انبیاء و مرسلین کی تعلیمات کا بالعموم اور سرکار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام تعلیمات کا بالخصوص خلاصہ صرف ایک لفظ میں ادا کرنا چاہیں تو ہم اس کو ''تقویٰ'' سے ادا کر سکتے ہیں ۔ اسلام کی ہر تعلیم اور اس کی ہر عبادت اور اس کے ہر امر و نہی کا مقصد اقصیٰ لوگوں میں تقویٰ کی روح کو بیدار کرنا ہے ۔ پورے دین کا دارومدار تقویٰ پر ہے ۔ اگر آدمی کے اندر خوف وخشیۂ الٰہی پیدا ہوجائے ۔ تو اس سے اس کے ظاہر و باطن کی اصلاح ہوجاتی ہے ۔ کیونکہ تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو ہمیشہ خدا کے حاضر و ناظر اور قادر ہونے پر یقین پیدا کر کے دل میں خیر وشر کی تمیز اور پھر خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کر دیتی ہے اور اس کی ظاہری پہچان یہ ہے کہ واجبات کو ادا کیا جائے اور محرمات سے اجتناب کیا جائے ۔ الغرض تقویٰ آدمی کی پاکیزہ ترین اور اعلیٰ ترین کیفیت کا نام ہے جو تمام نیکیوں کی محرک ہے اور سارے عبادات کی جان ہے اور دینداری کی روح رواں ہے ۔

وَاِنْ تَكْفُرُوْا ......الآية

مطلب یہ ہے کہ اس تقویٰ و خداترسی اختیار کرنے میں تمھارا ہی فائدہ ہے ۔ خدا کا کوئی مفاد نہیں ہے ۔ اور اگر تم تقویٰ و بندگی کی بجائے کفر اختیار کرو تو خدا کا کیا بگاڑ لوگے؟ وہ تو مطلق بے نیاز ہے ۔ وہ تمھارے ایمان و عمل کا محتاج نہیں ہے ۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ ......الآية

آئین قدرت ھے کہ وہ نافرمان قوموں کو ھٹاکر فرمانبردار قوموں کو لاتا ھے

خداوند عالم جہاں قادر و قدیر ہے، وہاں عالم و خبیر بھی ہے ۔ وہ جو کام بھی اپنی قدرتِ کاملہ سے کرتا ہے وہ حکمت و مصلحت کے تحت کرتا ہے ۔ وہ نہ بلا وجہ کچھ بناتا ہے اور نہ بلاسبب کچھ بگاڑتا ہے ۔ اس نے اپنی حکمت بالغہ سے اس عالم کی ہر ہر چیز کو علل و اسباب کی مختلف کڑیوں کے ساتھ جکڑ رکھا ہے ۔ انہی علل و اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو قوم خدا کی اطاعت کرتی ہے، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتی ہے اور اس کے احکام کے مطابق زندگی گزارتی ہے، وہ اسے عزت و عظمت اور بقائے دوام کی نعمت سے سرفراز کرتا ہے اور جو قوم اس کی اطاعت سے سرتابی کرتی ہے، کفرانِ نعمت کرتی ہے، اور

شیطانی احکام کے مطابق زندگی بسر کرتی ہے، آخرکار خدا اسے حرفِ غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیتا ہے۔ اور اس کی جگہ کسی اچھی قوم کو لا کھڑا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کئی امتوں کے ساتھ ایسا سلوک کر چکا ہے، جنھوں نے بغاوت و سرکشی کا راستہ اختیار کیا تھا۔ بنابریں خداوند جبار اس آیت میں عام لوگوں کو دھمکی دے رہا ہے کہ اگر تم پہلی نافرمان امتوں کے نقش قدم پر چلو گے تو انھوں نے خدا کا کیا بگاڑ لیا تھا، جو تم بگاڑ سکو گے؟ تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تم نے اللہ کا دین چھوڑ دیا تو دین ختم ہو جائے گا۔ تم نے اس کی اطاعت نہ کی تو اس کی شان گھٹ جائے گی، یا اگر تم نہ رہے تو دنیا کی چمک و دمک اور اس کی رونق ختم ہو جائے گی۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اگر تم نے دین کا دامن تھاما، خدا اور رسولؐ کی اطاعت کی تو اس میں سراسر تمھارا ہی فائدہ ہے۔ خدا کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اگر اس اصول کی خلاف ورزی کی تو پھر کیا ہوگا؟ خدائے جبار وقہار تمھیں ہٹا کر اور تمھیں مٹا کر کسی دوسری قوم کو لائے گا اور اسے سربلندی اور کرامت کی نعمت سے سرفراز کرے گا۔ "وکان اللہ علی ذلک قدیرا"

من کان یرید ثواب الدنیا......الآیۃ

دعا و استدعا کرنے والوں کے مختلف اقسام

قبل ازیں "ربنا آتنا" کی تفسیر میں یہ بات واضح کی جا چکی ہے کہ دعا و استدعا کرنے والے لوگ مختلف ہوتے ہیں اور اپنے ظرف کی وسعت اور نگاہ کی بلندی یا اپنی کم ظرفی و کوتاہ نظری کے مطابق سوال کرتے ہیں۔ لہٰذا جو بڑے بالغ النظر ہوتے ہیں، وہ دنیا و آخرت کی فوز و فلاح اور ان کی بے پایاں نعمتیں طلب کرتے ہیں اور جو ان سے کم ہمت ہوتے ہیں، وہ صرف آخرت کی نعمتیں مانگتے ہیں اور جو بالکل ہی کوتاہ اندیش اور بے حوصلہ ہوتے ہیں وہ خدا سے صرف دنیا کی دولت، دنیا کی شہرت اور دنیا کے چندروزہ جاہ و جلال اور اس کے عارضی مال و منال کا سوال کرتے ہیں۔ بہرحال خداوند جلیل ان کوتاہ ہمت اور پست حوصلہ لوگوں سے فرما رہا ہے کہ جو شخص (اپنی کوتاہ نظری سے) صرف دنیا کا صلہ و ثواب چاہتا ہے تو خدا سے وہی دے گا، ورنہ اس قادر و قیوم اور رحیم و کریم خدا کے پاس تو دنیا و آخرت کا صلہ و ثواب موجود ہے۔ ؎

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے

سچ ہے: ؎

بقدر الکد تنقسم المعالی
یغوص البحر من طلب اللئالی

اس سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے کہ آخر بہت سے کافروں اور اللہ کے نافرمان بندوں کو اس دنیا کی نعمتیں کیوں بہت زیادہ ملی ہوئی ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ آخرت کا تصور ہی نہیں رکھتے۔ لہٰذا ان کو جو کچھ ملتا تھا، وہ اسی دنیا میں مل گیا ہے۔ اب آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ لیکن اہلِ ایمان کا نصب العین ہی دنیا سے زیادہ آخرت ہے، لہٰذا دنیاوی زندگی ان کی اکثر تکالیف میں بسے ہو تو انھیں اس کا غم نہیں ہونا چاہیے۔ جب کہ آخرت کی منزل میں جو ان کا اصل نصب العین ہے انھیں کامیابی نصیب ہو۔ (فصل الخطاب)

باب الحدیث

اہلِ ایمان کے آپس میں مصافحہ کرنے کا ثواب

تحریر: آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی موسس و پرنسپل جامعہ سلطان المدارس سرگودھا

① یونس بن رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان (اماموں میں سے ایک امام) سے سنا، فرما رہے تھے کہ مومن کا مومن سے مصافحہ کرنا ملائکہ کے مصافحہ سے افضل ہے۔ (اصول کافی)

② حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ مصافحہ کیا کرو کہ وہ باہمی رنجش کو دور کر دیتا ہے۔ (اصول کافی)

③ ایک طویل حدیث کے ضمن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے، فرمایا کہ جب دو مومن آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (اصول کافی)

④ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو مومن اپنے مومن بھائی سے مصافحہ کرے اور اس کے ہاتھ کو دبائے، ان کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح گرم موسم میں خشک درخت کے پتے گرتے ہیں۔ (اصول کافی)

⑤ جناب امام محمد باقر علیہ السلام حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں، فرمایا کہ جب تم اپنے بھائی (مسلمان) سے ملو تو پہلے اسے سلام کرو اور پھر مصافحہ کرو۔ (اصول کافی)

⑥ نیز انہی جناب سے مروی ہے، فرمایا کہ جب دو مومن اکٹھے جا رہے ہوں اور درمیان میں کوئی درخت آجائے، تو جب پھر اکٹھے ہوں تو پھر سلام بھی کریں اور مصافحہ بھی۔ (اصول کافی)

وفیہ کفایۃ لمن لہ ادنیٰ درایۃ

سائل: عامر رضا۔ رضائی شاہ۔ بھکر

سوال: خُدا کے بارے میں مت سوچو، ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ کچھ لوگ زیادہ سوچتے ہیں، کوئی ایسی دلیل بیان فرمائیں جس کی وجہ سے یہ سوال نہ اٹھے۔

جواب، باسمہ سبحانہ: کوئی مصنوع بغیر صانع کے اور کوئی مکان بغیر بانی کے اور کوئی اثر بغیر موثر کے وجود میں نہیں آسکتا۔ لہٰذا ماننا پڑتا ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق اور مالک اور مدبر ہے، اس کو ہم خدا کہتے ہیں، اور یہ بات بدیہی ہے اور یہی اجمالی عقیدہ رکھنا کافی ہے۔ اس سے زیادہ باریکی میں جانا ممنوع ہے۔ کیونکہ اس سے حیرانی وپریشانی پیدا ہوتی ہے۔

سوال: ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص مجلس حسین علیہ السلام میں پیسے طے کر کے آئے اس کی مجلس سننے کا ثواب نہیں ہے۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: مجلس کی اجرت طے کرنا اور کرانا حرام ہے۔ لہٰذا تاجرانِ خونِ حسینؑ کی حوصلہ شکنی لازم ہے۔

سوال: زنجیر سازی اور خونی ماتم کے بارے میں نوجوان سوال کرتے ہیں، وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: ارشادِ قدرت ہے: "ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ یہ جان اللہ کی امانت ہے اور مالک کی اجازت کے بغیر امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا جس کام سے جان کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو، اس سے اجتناب لازم ہے۔

سوال: نماز میں "عَلِیٌّ وَلِیُّ اللہِ" کا پڑھنا آج کل اہم مسئلہ ہے، وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: نماز پڑھو۔ اور نبیؐ فرماتے ہیں: نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو۔ چونکہ نبیؐ سے لے کر بارھویں امامؑ تک کسی بزرگوار نے نماز میں شہادت ثالثہ نہیں پڑھی، لہٰذا ہم بھی نہیں پڑھ سکتے۔

سوال: کیا زندہ انسان کو امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت ہوسکتی ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: زمانہ غیبت کبریٰ میں زیارت ہوسکتی ہے لیکن ملاقات کا دعویٰ کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

سوال: حرام زادہ جنّت میں جائے گا یا نہ؟

جواب، باسمہ سبحانہ: یہ بات جو مشہور ہے غلط ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "ولد الزنا نیکی کرے تو خدا اسے جزائے خیر دے گا"۔ اور یہی عدلِ خداوندی کا تقاضا ہے۔ اب خدا بہتر جانتا ہے کہ اسے یہ

جزا کہاں رکھ کر دے گا۔

سوال: ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے ہم نیک کاموں کی طرف مائل ہو جائیں، اور گناہوں سے بچ جائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: اگر خداوند عالم کو خدا تسلیم کیا جائے اور یہ بھی یقین ہو کہ وہ حاضر و ناظر ہے اور بندہ جو نیکی یا بدی کرتا ہے خدا دیکھتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے، تو ایسا شخص گناہ نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا "۷۸۶" بسم اللہ کا عدد ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: ہاں مشہور یہی ہے، مگر یہ بسم اللہ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

سوال: خدا کی محبت کیسے حاصل کی جا سکتی ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: جس قدر خدا کے انعامات و احسانات پر غور و فکر کیا جائے اتنا ہی مُنعم و مُحسن سے محبت بڑھتی ہے۔

سوال: کیا تقلید اسلام میں واجب ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: ایک مُسلمان کے لیے اسلامی احکام پر عمل کرنا واجب ہے اور ان احکام کے معلوم کرنے کے تین طریقے ہیں: ① اجتہاد ② تقلید ③ احتیاط۔

سوال: تقلید کا مقصد اور عقائد پر روشنی ڈالیں

جواب، باسمہ سبحانہ: تقلید کا مطلب اسلامی احکام شریعت کا معلوم کرنا اور ان پر عمل کر کے اپنی نجات کا سامان مہیا کرنا ہے۔ اور صحیح عقیدہ رکھنا اور صحیح عقائد معلوم کرنا جو مومن کے لیے واجب و لازم ہے۔

سوال: پردہ کرنا عورتوں کے لیے یعنی کن کن شخصیات سے عورتیں پردہ کریں؟

جواب، باسمہ سبحانہ: جن رشتہ داروں کا آپس میں عقد و ازدواج نہیں ہو سکتا، ان کو محارم کہا جاتا ہے۔ لہٰذا ان سے پردہ واجب نہیں ہے۔ پردہ لڑکا لڑکی جن سے نکاح ہو سکتا ہے، ان سے پردہ کرنا واجب ہے۔

سوال: عورت کو کونسی جگہ ڈھانپ کر رکھنی چاہیے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: سارے جسم کا پردہ واجب ہے

سوال: اگر عورت نامحرم مردوں سے پردہ نہیں کرتی تو مردوں کے لیے کیا لازم ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: پردہ واجب ہے، مرد اپنی نگاہ نیچی رکھے اور نگاہ پھاڑ پھاڑ کر اسے نہ دیکھے۔

سوال: ولایت فقیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: غیبت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دور میں مسائل شرعیہ اور احکام دینیہ علماء و فقہاء سے ہی دریافت کرنا ہیں، اور یہ انہی کا منصب و مقام ہے۔

سائل: جاوید عباس مغل پورہ لاہور

سوال: مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ ہر شب جمعہ مومنوں کے اعمال امام زمانہؑ کے حضور پیش ہوتے ہیں وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: ہاں یہ حقیقت روایات میں وارد ہے، بلکہ ہر روز بھی وارد ہے۔

سوال: اکثر مولوی صاحبان بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام جبرائیلؑ کے استاذ ہیں۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: بعض اخبار و آثار کے مطابق حضرت امیرؑ نے جبرائیلؑ کو معرفت توحید پڑھائی۔

(انوار نعمانیہ)

سوال: اکثر اہلِ منبر اور لوگ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ رزق اپنے ہاتھ سے بانٹتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: یہ بالکل غلط ہے اور قرآن اور خود حضرت علی علیہ السلام کے فرمان کے خلاف ہے۔ خدا ہی خالق و رازق ہے۔ لاشریک لہٗ۔

سوال: ذاکرین و واعظین بیان کرتے ہیں کہ شب معراج حضرت علیؑ بھی عرش پر موجود تھے۔ حضرت علیؑ کی انگوٹھی والا ہاتھ آنحضورؐ نے پہچان لیا تھا۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے، خدا نے صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرش پر بلایا تھا اور حضرت رسولِ خدؐا حضرت امیر علیہ السلام کو زمین پر حجت خدا کے طور پر چھوڑ کر آسمان پر گئے تھے۔ کیونکہ حجت خدا سے زمین خالی نہیں ہوسکتی، ورنہ پانی میں دھنس جائے۔

سوال: اکثر مولوی حضرات اور ذاکرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک وقت میں چالیس گھروں سے کھانا کھایا۔ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: یہ داستان بالکل بے بنیاد ہے ایسی کوئی قابلِ اعتماد روایت موجود نہیں ہے، ویسے عقلاً بھی یہ بات محال و ناممکن ہے۔ کیونکہ جسم خواہ نوری ہو یا انسانی، ایک وقت میں ایک ہی جگہ پر ہوسکتا ہے۔ جب وہاں سے منتقل ہوگا تو پہلی جگہ خالی ہوگی اور دوسری پُر۔

سائل: محمد جاوید خان ماچھیوال ضلع جھنگ

سوال: واقعہ کربلا میں لشکر حسینؑ کے پاس کس رنگ کا علم تھا۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: یہ ٹھیک ہے کہ کربلا میں عام غزوات کی طرح سرکار وفا کا بھی علم تھا۔ مگر اس کا رنگ کیا تھا، اس پر کبھی غور نہیں کیا، نہ ہی اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

سوال: کیا پیروں سے تعویذ لینا جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو کس قسم کے تعویذ جائز ہیں؟

جواب، باسمہ سبحانہ: صرف وہ تعویذ جائز ہیں جو محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام سے منقول اور مروی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی پیر فقیر سے تعویذ لینا اور اس پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امیرؑ فرماتے ہیں کہ بعض التمائم شرک۔ یعنی کہ بعض تعویذات شرک ہوتے ہیں۔

(بحار الانوار و وسائل الشیعہ)

سوال: کیا گانوں کی طرز پر نوحے قصیدے مرثیے سننا جائز ہے؟

جواب، باسمہ سبحانہ: جس قسم کی آواز کو اہلِ فن (گانے بجانے والے لوگ) غنا کہیں وہ حرام ہے۔ خواہ قرآن میں ہو یا اذان میں، نعت رسولؐ میں ہو یا قصیدہ نوحہ اور مرثیہ میں ہو، بلکہ ان اچھے کاموں میں غنا کا عقاب زیادہ ہوتا ہے۔

سوال: کیا یہ حدیث درست ہے کہ میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے، ان میں ایک جنتی اور باقی جہنمی۔ اس میں فرقہ سے مراد مسلک ہے یا گروہ۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہ سبحانہ: یہ حدیث درست ہے۔ تمام

مسالک وفرقِ اسلام کا اتفاق ہے۔ مگر ناجی فرقہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کا ہر فرد جنتی ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی جنّت میں جائے گا اس کا تعلّق اسی فرقۂ ناجیہ سے ہوگا وبس۔

سوال: آیت الکرسی وھوالعلی العظیم تک ہے یا ھم فیھا خالدون تک۔ وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہٖ سبحانہ: آیت الکرسی وھوالعلی العظیم تک ہے۔ ھم فیھا خالدون تک تین آیات بنتی ہیں۔ لہٰذا جب تک ھم فیھا خالدون تک پڑھنے کی وضاحت نہ ہو، جیسے نمازِ وحشتِ قبر۔ اس کے علاوہ صرف وھوالعلی العظیم تک پڑھنا کافی ہے۔

سوال: شرک کے متعلّق تمام اقسام کی وضاحت فرمائیں۔

جواب، باسمہٖ سبحانہ: شرک ایک ناقابلِ معافی جرم ہے جیسا کہ ارشاد قدرت ہے: "ان اللہ لا یغفران یشرک بہ" اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں فرمائے گا۔ اس کی دو بڑی قسمیں ہیں: ① شرک جلی ② شرک خفی۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں۔ اس کی تفصیل اصلاح الرسوم میں دیکھیں۔

سوال: سیرت معصومین علیہم السلام پر احسن المقال (شیخ عباس قمی) مستند ہے یا نہ۔ آپ اس موضوع کو لکھ کر قوم پر احسان فرمائیں۔

جواب، باسمہٖ سبحانہ: ہاں منتہی الآمال کا ترجمہ احسن المقال مجموعی طور پر قابلِ اعتبار کتاب ہے۔ واقعاتِ کربلا پر ہماری کتاب سعادۃ الدارین موجود ہے۔ باقی ائمہؑ کی سیرت پر کافی کتب موجود ہیں ہر زبان میں، لہٰذا اس کی فرصت نہیں ہے۔

سوال: اویس رضا کے کیا معنی ہیں۔ یہ میرے بیٹے کا نام ہے۔

جواب، باسمہٖ سبحانہ: نام میں معنی کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ پس اتنا کافی ہے کہ اویس رضا کا پہلا حصّہ حضرت اویس قرنی کے نام پر مشتمل ہے اور دوسرا حصّہ امام رضا علیہ السلام کا لقب ہے۔

سوال: استخارہ جائز ہے یا ناجائز۔ اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب، باسمہٖ سبحانہ: استخارہ شریعت میں جائز ہے۔ مگر اس کا تیسرا نمبر ہے۔

① پہلے نمبر پر عقل ہے کہ کسی معاملہ کے جملہ پہلوؤں پر غور کرکے فیصلہ کیا جائے۔

② دوسرے نمبر پر مشورہ ہے کہ اس معاملہ کے بارے میں سمجھ دار دیندار لوگوں سے مشورہ کر لیا جائے۔

③ اگر اس طرح بھی معاملہ طے نہ ہو تو پھر تیسرے نمبر پر استخارہ ہے۔ جس کے مختلف طریقے ہیں۔ تسبیح پر، قرآن پر۔ تفصیل مفاتیح الجنان سے دیکھی جا سکتی ہے۔

بقیہ: خاتم الانبیاء

دیتا تھا۔ غرض کیا مبارک مہینہ تھا ربیع الاول کا اور کیا مبارک تاریخ تھی، اس ماہ کی سترہ کہ اس میں ایسا مصلح اعظم پیدا ہوا جس کی تعلیم نے ایک عالم کو حیرت میں ڈال دیا اور دنیائے انسانیت کو ایک مکمل درس دیا کہ قیامت تک پھر کسی نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔ یہ ہے خاتم الانبیاء کی شان۔

آدم علیہ السلام کی خلقت کا اعلان

فرشتوں کو سجدہ کا حکم اور ابلیس کا انکار

قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کی خلقت جسمانی کا بیان اور فرشتوں کو سجدے کا حکم اور ابلیس کا انکار کئی طرح سے بیان ہوا ہے اور ہر طریقہ بیان میں ایک نیا پہلو اور ایک نئی بات روشن ہوتی ہے، سورۃ الحجر میں یہ بیان اس طرح آیا ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۸﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِينَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ ؕ أَبٰى أَنْ يَّكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰٓإِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السّٰجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُنْ لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَّإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾ إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾

(سورۃ الحجر: ۲۸ تا ۴۱)

اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک بشر کو خمیر دی ہوئی مٹی سے جو سوکھ کر کھن کھن بولنے لگے، پیدا کرنے والا ہوں۔ جس وقت میں اس کو ہر طرح سے درست کرلوں اور اس میں اپنی (طرف سے اپنی پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ غرض فرشتے تو سب کے سب سر بسجود ہو گئے۔ مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کر دیا (اس پر خدا نے) فرمایا: اے ابلیس! آخر تجھے کیا ہوا؟ وہ (ڈھٹائی سے) کہنے لگا: میں ایسا گیا گزرا نہیں ہوں کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کروں جسے تو نے سڑی ہوئی کھن کھن بولنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ چل نکل یہاں سے ۔ بے شک تُو مردود ہے اور یقیناً تجھ پر روزِ قیامت تک لعنت پڑتی رہے گی۔ ابلیس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے دے۔ خدا نے فرمایا کہ تجھے ایک وقت معلوم تک کی مہلت دی جاتی ہے۔ ابلیس نے (مہلت ملتے ہی) کہا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے جس کے سبب سے راندۂ درگاہ کیا ہے، میں بھی زمین میں ان کے سامنے غلط باتوں کو سجا سجا کر پیش کروں گا، اور بری باتوں کو ان کی نظروں میں زینت دیدوں گا اور باطل کو ان کے سامنے عمدہ کر کے دکھاؤں گا، اور اس طرح ضرور ان سب ہی کو ضرور ضرور بہکاتا رہوں گا۔ مگر ان میں سے تیرے نرے

کھرے بندے میرے بہکائے میں نہ آئیں گے۔ خدا نے فرمایا: یہی راہ سیدھی ہے جو مجھ تک پہنچتی ہے۔

اس بات کو خداوند تعالیٰ نے سورہ الاعراف میں

اس طرح سے بیان کیا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

(سورۃ الاعراف: ۱۱ تا ۱۶)

اس میں شک نہیں کہ ہم نے تم کو (اور تمھارے باپ آدمؑ کو) پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورتیں بنائیں۔ پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے سب آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب کے سب سجدے میں گر پڑے۔ مگر ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ خدا نے ابلیس سے کہا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو پھر تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا۔ اس نے کہا: میں اس سے افضل ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے۔ خدا نے فرمایا: تو یہاں سے چلا جا۔ کیونکہ تیری مجال نہیں ہے کہ تو یہاں رہ کر غرور کرے تو یہاں سے باہر نکل جا۔ بے شک تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ تو مجھے اس دن تک کی مہلت دیدے جس دن ساری خدائی کے لوگ (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ خدا نے فرمایا: تجھے مہلت دی۔ (اس پر) اس نے کہا: جس کے سبب سے تو نے مجھے راندہ درگاہ کیا ہے میں بھی ان کو روکنے کے لیے تیری صراطِ مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا۔

اسی بات کو خداوند تعالیٰ نے سوہ بنی اسرائیل میں

اس طرح سے بیان فرمایا ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ (سورۃ بنی اسرائیل: ۶۱ تا ۶۳)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے سجدہ نہ کیا) وہ (غروف سے) کہنے لگا: کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے (اور شوخی سے) کہنے لگا: دیکھو تو سہی کیا وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت تک کی مہلت دیدے، تو میں قدرے قلیل کے سوا اس کی نسل کی جڑیں کاٹتا رہوں گا۔ خدا نے فرمایا: چل (دور ہو) ان میں سے جو شخص تیری پیروی کرے گا تو تیرے سمیت ان سب کی سزا جہنم ہے، اور وہ پوری پوری سزا ہے۔

اسی بات کو خداوند تعالیٰ نے سورہ "ص" میں اس

طرح بیان کیا ہے:

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾

(سورۂ صٓ: ۷۱ تا ۸۵)

جب تیرے رب نے فرشتوں سے یہ کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں، جب میں اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی پیدا کی ہوئی روح پھونک دوں تو تم سب کے سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا، پس سب کے سب فرشتے تو سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس (نے سجدہ نہ کیا) اس نے تکبّر کیا (اور خود کو بڑا جانا) اور کافروں میں سے ہوگیا۔ خدا نے فرمایا کہ اے ابلیس جس کو میں نے اپنی قدرت کاملہ سے خلق کیا ہے اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس بات نے روکا۔ کیا تونے تکبّر کیا (اور خود ہی خود کو بڑا سمجھنے لگا ہے) یا تو سرکشی اور بغاوت کرنے والوں میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔ خدا نے فرمایا چل نکل یہاں سے (دور ہو) تو یقینی طور پر مردود ہے۔ اور تجھ پر روز قیامت تک میری لعنت اور پھٹکار پڑتی رہے گی۔ ابلیس نے کہا: پروردگار! تو پھر تو مجھے اس دن تک کی مہلت دیدے جس دن سب لوگ (زندہ کرکے دوبارہ) اٹھا کر اکٹھے کیے جائیں گے۔ خدا نے فرمایا: اچھا تجھے ایک وقت معلُوم کے دن تک کی مہلت ہے۔ اس نے کہا: تیرے ہی عزت وجلال کی قسم ہے، میں ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب کو گمراہ کردوں گا۔ خدا نے فرمایا کہ: میں تجھ سے اور ان سب لوگوں سے جو تیری پیروی کریں گے جہنم کو بھردوں گا۔

قرآن کریم کی مذکورہ آیات کے مطالعہ سے اچھی طرح معلُوم ہوجاتا ہے کہ خدا نے آدم علیہ السلام کی خلقت کا بیان اور فرشتوں کو سجدے کا حکم اور ابلیس کا سجدے سے انکار کتنے طریقوں سے بیان کیا ہے، اور ہر طریقہ بیان سے ایک پہلو اور ایک نئی بات واضح اور روشن ہوکر سامنے آتی ہے۔ یہ آیات انتہائی طور پر قابلِ غور ہیں اور ان غور طلب باتوں کو ہم یہاں علیحدہ علیحدہ عنوان کے تحت اس سے آگے بیان کرتے ہیں۔

عالین کون ہیں اور عالین کا مطلب کیا ہے

خداوند تعالیٰ نے سورۃ "ص" میں ابلیس کے آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے پر جو یہ کہا تھا کہ: "استکبرت ام کنت من العالین" کا مطلب تو بہت سے ترجمہ کرنے والوں نے اور بعض مُفسّرین اور سیرت نگاروں نے "عالین" کا مطلب بلند مرتبہ ہستیوں میں سے کیا ہے۔ یعنی کیا تو ان بلند مرتبہ ہستیوں میں سے ہے، جنھیں سجدہ آدمؑ سے مُستثنٰی رکھا گیا ہے، اور جب عالین کا مطلب بلند مرتبہ ہستیاں لیا تو ان بلند مرتبہ ہستیوں کے بارے میں یہ کہا کہ وہ بلند مرتبہ ہستیاں محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام ہیں۔ یعنی محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام "عالین" ہیں (نعوذ باللہ)

چنانچہ شیخ احمد احسائی نے شرح زیارۃ جامعہ ص ۳۸۱ سطر ۲۸ تا ۳۱ و سطر ۱ تا ۳ میں اسی لفظ عالین کے معنی بلند مرتبہ ہستیاں لے کر محمدؐ و آلِ محمدؐ کی نوع انسانی سے جداگانہ نوع ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

اور مولانا محمد بشیر انصاری نے بھی چونکہ پاکستان میں شیخ احمد احسائی کی کتاب شرح زیارت اور رئیس مذہب شیخیہ احقاقیہ کویت کی کتاب احقاق الحق سے مذہب شیخیہ کی تبلیغ کی ہے، جیسا کہ انھوں نے کاظم علی رسا کے نام اپنے مکتوب ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ میں خود یہ تسلیم کیا ہے کہ ان کے پاس مذکورہ کتابیں موجود ہیں، اور اسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں اور مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۵ کے مکتوب میں کاظم علی رسال کو یہ لکھا کہ: "آپ نے حقائق جلد دوم کا مطالعہ فرمایا ہوگا، اس میں اب ان بزرگوں کے عقائد کی تائید اور دلائل عقلیہ سے تسدید کی گئی ہے"۔ لہٰذا انھوں نے بھی عالین سے مراد بلند مرتبہ ہستیاں لی ہیں، اور اس طرح محمدؐ و آلِ محمدؐ کو عالین کہہ کر انھیں مذہب شیخیہ کے عقائد کی تائید میں جداگانہ نوع ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، چنانچہ وہ حقائق الوسائط جلد ۲ ص ۱۳۵ پر اس طرح سے تحریر فرماتے ہیں: "قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ" سورۃ صاد آیت ۷۵، اس کا ترجمہ مولانا محمد بشیر انصاری نے اس طرح کیا ہے:

"خداوند عالم نے فرمایا: اے ابلیس کس بات نے تجھے اس ہستی کو سجدہ کرنے سے روکا جس کو میں نے اپنے دو ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو نے تکبّر کیا۔ یا تو بلند مرتبہ ہستیوں میں سے ہے" اس کے بعد تفسیر البرہان سے ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کرنے کے بعد اس آیت سے اس طرح استدلال کرتے ہیں:

"اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ یہ ذواتِ مقدسہ ہی "عالین" ہیں، جو ملائکہ سے پیشتر خلق ہوئے۔ ان ہی کی وجہ سے ملائکہ بنائے گئے، ان کی حقیقت جداگانہ ہے، لہٰذا ان کی نوع جداگانہ ہے۔ کیونکہ بشریت کے وجود سے سابق الوجود ہیں"۔

پھر صفحہ ۱۵۳ پر یہی آیت اور اس کا ترجمہ لکھنے کے بعد صفحہ ۱۵۴ پر لکھتے ہیں: "لفظ "عالین" (یعنی بلند مرتبہ ہستیاں) سے ثابت ہے کہ وقت تخلیق آدم علیہ السلام یہ ہستیاں موجود تھیں، جو ملائکہ کے علاوہ تھیں، اور بشریت کے وجود اول سے پہلے تھیں۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "عالین" سے مراد محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السلام ہیں، لہٰذا ان حضرات کو صرف بشر کہنا یا سمجھنا ابلیسی قیاس ہے۔ کیونکہ اہلِ زمین کی ہدایت کے لیے یہی عالین بشکل بشر تشریف لائے ہیں۔ لہٰذا ان کے دو جز ہیں۔ ایک نورانیت، جس کی وجہ سے عالین ہیں اور ایک بشریت جو اہلِ زمین کی ہدایت کے لیے ہی عطا کی گئی ہے۔ لہٰذا ان کی نوع جداگانہ ہے"۔

(حقائق الوسائط ج ۲ ص ۱۵۴)

اب ہم اس سے آگے عالین کے بارے میں مکمل تحقیق پیش کریں گے اور یہ بیان کریں گے کہ عالین سے کیا مراد ہے۔ اور اپنی اس تحقیق کو علیحدہ علیحدہ عنوان کے ذیل میں بیان کریں گے۔ (باقی آئندہ)

باب المتفرقات

نقشِ زندگانی امام محمد باقر علیہ السلام

تحریر: علامہ ذیشان حیدر جوادی اعلیٰ اللہ مقامہ

ماہ رجب ۵۷ھ کی پہلی تاریخ تھی جب مطلع امامت پر یہ پانچواں چاند نمودار ہوا اور اس کی روشنی سے سارا مدینہ منور ہوگیا۔ قدرت کا یہ خاص اہتمام تھا کہ آپ کو سلسلہ امامت کا پانچواں امام اور سلسلہ عصمت کا ساتواں معصوم قرار دیا تو سن ولادت بھی ۵۷ رکھا، تاکہ اس سے دونوں حقائق کی طرف اشارہ ہوجائے اور اس کے بعد عمر شریف بھی ۵۷ سال قرار دی۔ جس سے سنہ وفات کا معین کرلینا بھی بے حد آسان ہوگیا، اور امامت وعصمت کی ابتدائی نسبت آخر تک محفوظ رہ گئی۔

اسم گرامی الہام خداوندی کے مطابق محمدؐ قرار پایا۔ جو سلسلہ عصمت میں پیغمبرؐ کے بعد پہلی مرتبہ اختیار کیا گیا اور پھر اس کی علامت بن گیا کہ پیغمبرؐ کے بعد جس دین کی تعلیمات کو بنی امیہ کے مظالم نے تباہ کردینا چاہا تھا اس کا احیاء کرنے والا ہمنام محمدؐ دنیا میں آگیا ہے اور اب ان تعلیمات کو محو نہیں کیا جاسکتا ہے۔

کنیت ابو جعفر قرار پائی اور القاب باقر، شاکر، اور ہادی وغیرہ قرار پائے۔ جن میں سب سے زیادہ شہرت لقب باقر یا باقر علوم النّبیین یا باقر علوم الاولین والآخرین کو حاصل ہوئی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بقر کے معنی واشگاف کرنے کے ہیں اور آپ نے اسرار ورموز علوم و فنون کو اس قدر وسعت دی ہے اور ان کی اس طرح تشریح کی ہے کہ دوسرے افراد کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ حد یہ ہے کہ عالم اسلام کے امام اعظم بھی آپ کے خرمن علم کے خوشہ چینوں میں تھے اور انھوں نے بھی آپ کے علوم سے استفادہ کیا ہے اور انھیں مناسب مواقع پر آپ نے مُفید ترین ہدایات دی ہیں۔

☆ آپؑ کے والد ماجد امام زین العابدینؑ علیؑ بن الحسینؑ اور آپؑ کی والدہ گرامی فاطمہ بنت الحسنؑ تھیں، اور اس اعتبار سے آپؑ کو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کہ آپ ماں باپ دونوں طرف سے ہاشمی اور علوی ہیں۔

☆ خاندانی اعتبار سے ۶۱ھ کے آغاز تک زندگی کے ساڑھے تین سال آپؑ نے جد بزرگوار امام حسینؑ کے زیر سایہ گزارے۔ اس کے بعد ۹۵ھ تک تقریباً ۳۸ سال والد بزرگوار کے ساتھ رہے اور ۹۵ھ کے بعد ۱۹ سال اپنا دور قیادت گزارا۔ جس میں اسلام کی تمام تر ذمہ داری آپؑ کے اوپر تھی اور آپؑ نے اسے بہ کمال حسن وخوبی انجام دیا۔

۹۵ھ میں امام سجاد علیہ السلام کی شہادت ہوگئی تو اس کے بعد آپؑ کے علمی خدمات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جس کا ذکر کمالات اور کرامات کے ذیل میں آئے گا۔

اخلاقِ حسنہ

محمد بن المنکدر صوفی مسلک انسان تھا، اس نے امام کو ضعیفی کے عالم میں دو اشخاص پر تکیہ کیے ہوئے باہر جاتے دیکھا تو طنز کیا کہ بنی ہاشم کے شیوخ بھی کسب دنیا کے لیے مرے جا رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ کسب معاش کسب دنیا نہیں ہے، اطاعتِ الٰہی ہے۔ میں اس وقت مر بھی جاؤں تو یہ موت اطاعت الٰہی میں ہوگی۔

☆ آپ کسی وقت خندہ فرماتے تھے تو فوراً کہتے تھے: اللھم لا تمقتنی! (خدایا مجھ سے ناراض نہ ہونا) یہ دنیا واقعاً اس قابل نہیں ہے کہ یہاں کوئی انسان خوش ہو سکے۔ خصُوصیّت کے ساتھ جسے ہر وقت آخرت کا خیال ہو، اس کی ہنسی بھی مصلحت امت کی خاطر ہوسکتی ہے، ورنہ اس کی زندگی میں ہنسی اور مسرت کہاں؟

اِعترافات

امام محمد باقرؑ عبادت، علم اور زہد وغیرہ میں اپنے پدر بزرگوار امام زین العابدین کی مکمل تصویر تھے۔

(صواعق محرقہ)

آپ علم، زہد، تقویٰ، طہارت، صفائے قلب اور دیگر محاسن میں اس درجہ پر فائز تھے کہ ان محاسن کو آپ کی ذات گرامی سے امتیاز حاصل ہوا۔ (مطالب السول)

آپ تابعین کے تیسرے طبقہ میں تھے اور بہت بڑے عالم، عابد اور ثقہ تھے۔ (ابن شہاب زہری، امام نسائی)

کسی کے سامنے علماء اتنے چھوٹے نہیں دکھائی دیے جتنے آپ کے سامنے دکھائی دیے۔ حد یہ ہے کہ حکم جیسا علم بھی آپ کے سامنے سپر انداختہ تھا۔ (ارجح المطالب)

امام محمد باقرؑ کے فضائل لکھنے کے لیے ایک مکمل کتاب درکار ہے۔ (روضۃ الصفاء)

آپ عظیم الشان امام اور مجمع جلال و کمال تھے۔

(فصل الخطاب)

علم دین، احادیث، علم سنن اور تفسیر قرآن کے جتنے ذخیرے آپ سے ظاہر ہوئے ہیں، اتنے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی اولاد میں کسی سے نہیں ظاہر ہوئے۔

(نور الابصار)

آپ کے علمی فیوض و برکات و کمالات سے بے بصیرت اور دیوانے کے علاوہ کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

(ابن حجر مکی)

آپ علامہ دوران اور سید کبیر الشان تھے۔ علوم میں مُتبحّر اور وسیع الاطلاع تھے۔ (وفیات الاعیان)

آپ بنی ہاشم کے سردار تھے اور تبحر علمی کی بنا پر باقر کے لقب سے مشہُور ہوئے کہ علوم کی تہہ تک پہنچ کر اس کے حقائق کو نکال لیتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ذہبی)

آپ کے علمی تذکرے ساری دنیا میں مشہُور ہیں، اور مالک جہنی نے آپ کی شان میں اشعار بھی لکھے ہیں۔ (الاتحاف شبراوی)

امام ابو حنیفہ کے معلُومات کا بڑا ذخیرہ حضرت کا فیض صُحبت تھا، امام صاحب نے ان کے فرزند رشید حضرت امام جعفر صادقؑ کی فیض صُحبت سے بھی بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ (سیرۃ النعمان)

آپ سے انسانوں کی طرح جنات بھی علمی استفادہ کیا کرتے تھے، جیسا کہ راوی نے بارہ افراد کو دیکھ کر

حضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اصل میں جنات ہیں۔ (شواہ النبوۃ)

علمی کمالات

علامہ شبراوی کا بیان ہے کہ آپ نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ اگر آپ قیاس سے شریعت طے کر لیتے ہیں تو ان سوالات کے جوابات دیجیے:

پیشاب زیادہ نجس ہے یا منی؟ انھوں نے کہا: منی۔ فرمایا: پیشاب صرف دھونے سے کیوں پاک ہو جاتا ہے اور منی میں غسل کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟

قتل بڑا جرم ہے یا زنا؟ کہا: قتل: تو فرمایا: پھر قتل میں دو گواہ کیوں کافی ہیں اور زنا میں چار گواہوں کی ضرورت کیوں ہے؟

نماز کی عظمت زیادہ ہے یا روزہ کی؟ کہا: نماز کی۔ فرمایا: پھر حائضہ عورت پر روزہ کی قضا کیوں واجب ہے اور نماز کی قضا کیوں واجب نہیں ہے؟

امام ابو حنیفہ نے جہالت کا اعتراف کر لیا اور جواب دریافت کیا تو فرمایا: میں جواب بتائے دیتا ہوں لیکن آئندہ دین خدا میں قیاس سے کام نہ لیجیے گا۔ یاد رکھیے کہ پیشاب کا تعلق صرف مثانہ سے ہوتا ہے اور منی پورے جسم کی طاقت کا نچوڑ ہے۔ اس لیے منی میں پورے جسم کا غسل واجب ہوتا ہے۔

اسی طرح قتل میں ایک مجرم ہوتا ہے اور دوسرا مقتول، تو دو گواہ کافی ہیں لیکن زنا میں دو مجرم ہوتے ہیں لہٰذا چار گواہ درکار ہیں۔

حائضہ کو روزہ سے صرف ایک مہینے میں دوچار ہونا پڑتا ہے لہٰذا اس کی قضا آسان ہے اور نماز ہر ماہ ترک ہوتی ہے، لہٰذا اس کی قضا مشکل ہے۔ پھر روزہ کے ساتھ زندگی کے دوسرے کام ہو سکتے ہیں لیکن نماز کے ساتھ دوسرے کام نہیں ہو سکتے۔ (اتحاف)

علامہ شبلنجی کا بیان ہے کہ علاء بن عمر بن عبید نے آپ سے اس آیت کے معنی دریافت کیے کہ زمین و آسمان جڑے ہوئے تھے، ہم نے دونوں کو الگ کر دیا، اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ: دونوں کے راستے بند تھے، جب کھول دیے گئے تو آسمان سے پانی برسنے لگا اور زمین سے غلہ پیدا ہونے لگا۔ (نور الابصار)

طاؤس یمانی نے آپ سے دریافت کیا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کا تھوڑا حلال ہے اور زیادہ حرام؟ فرمایا: وہ نہر طالوت کا پانی تھا جو صرف ایک چلو تک حلال تھا اور زائد حرام۔ پوچھا وہ کون روزہ تھا جس میں کھانا پینا جائز تھا؟ فرمایا جناب مریم کا روزہ تھا جس میں صرف بات کرنے کی پابندی تھی۔

پھر دریافت کیا کہ وہ کون سی شے ہے جو کم ہوتی ہے بڑھتی نہیں ہے؟ فرمایا وہ عمر ہے۔

پوچھا وہ کون سی شے ہے جو بڑھتی ہے گھٹتی نہیں؟ فرمایا وہ سمندر کا پانی ہے۔

کہا وہ کون سی چیز ہے جو صرف ایک مرتبہ فضا میں بلند ہوئی؟ فرمایا وہ کوہ طور ہے جو بنی اسرائیل کے سروں پر مُسلّط کیا گیا تھا۔

عرض کیا وہ کون لوگ ہیں جن کی سچی گواہی بھی جھوٹ قرار پائی؟ فرمایا وہ منافقین ہیں جو رسول کو رسول

کہتے تھے لیکن خدا نے انھیں جھوٹا قرار دیا ہے۔

پوچھا عالم انسانیت کا ۱/۳ حصہ کب ہلاک ہوا؟ فرمایا کبھی نہیں البتہ ۱/۴ حصہ اس دن ختم ہوا ہے جس قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا کہ اس وقت صرف چار افراد کی آبادی تھی۔

کہا انسانی نسل کس طرح آگے بڑھی؟ فرمایا کہ جناب حوا کے بطن سے جناب شیثؑ پیدا ہوئے اور انھیں سے نسل آدمؑ آگے بڑھ گئی۔

شہادت

۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ کو ہشام بن عبدالملک نے آپ کو زہر دغا سے شہید کرا دیا اور اپنے بزرگوں کے طرح جام شہادت نوش فرما کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔

انتقال سے پہلے اپنے فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام کو غسل و کفن وغیرہ سے متعلق وصیتیں فرمائیں اور خصوصیت کے ساتھ یہ وصیت فرمائی کہ میرے مال میں سے ۸۰۰ درہم میری عزاداری کے لیے مخصوص کر دیے جائیں اور دس سال تک حج کے موقع پر منیٰ کے میدان میں میرا غم منایا جائے۔ چونکہ اس تاریخ کو عام طور سے حجاج اس علاقہ میں رہتے ہیں اور سارا عالم اسلامی حج بیت اللہ کے لیے اکٹھا ہوتا ہے، اس طرح لوگوں کو حکام وقت کے مظالم اور آلِ محمدؐ کے فضائل و کمالات اور ان کے احکام و تعلیمات کا علم ہوتا رہے گا۔ اور یہ دین کی ترویج کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس واقعہ سے عزاداری کے اہتمام اور اس کے اخراجات پر بھی واضح طور پر روشنی پڑتی ہے۔

تحریر: حجت الاسلام محمد حسینی بہارانچی

جادو ٹونا کرنا

جادو ٹونا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ بہت سی روایات میں آیا ہے کہ جادو کرنا کفر اور دین سے خروج کا ذریعہ ہے۔ کچھ روایات میں جادوگر کو کافر کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۭ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ (سورہ بقرہ: ۱۰۲)

اور لوگ ان ہزلیات کے پیچھے لگ گئے جو سلیمانؑ کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی پیچھے لگ گئے جو شہر بابل میں دو فرشتوں (یعنی ہاروت اور ماروت) پر اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں۔ تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے ایسا جادو سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس جادو سے کسی کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے تھے۔ اور کچھ ایسے منتر سیکھتے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے۔ اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھی۔ کاش وہ اس بات کو جانتے۔ (بقرہ: ۱۰۲)

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ جادوگر کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جادوگر بھی ان شیاطین کی صف میں کھڑا ہوگا جو کافر تھے اور جادو سکھاتے تھے۔

شیخ صدوق لکھتے ہیں:

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: حضرت نوحؑ کے بعد جادوگر زیادہ ہوگئے۔ خدا نے اس زمانے کے پیغمبر کے پاس دو فرشتوں (ہاروت اور ماروت) کو بھیجا، تاکہ وہ لوگوں کو جادو کا مفہوم سمجھائیں اور اس کا توڑ بتائیں۔ اس پیغمبر نے لوگوں کو فرشتوں کی بتائی ہوئی باتیں سکھائیں اور ان کو جادوگری سے منع کیا اور حکم دیا کہ وہ اس عالم کے ذریعے جادو کا توڑ کریں کسی

پر جادو نہ کریں ۔ (عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۲۴۲)

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: "من تعلم شیئا من السحر قلیلا او کثیرا فقد کفر و کان اخر عهده بربه وحده ان یقتل الا ان یتوب" جو شخص جادو کی کم یا زیادہ تعلیم حاصل کرے، اس نے کفر کیا اور وہ خدا سے اس کا آخری عہد ہوگا ۔ جادوگر کی شرعی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے، البتہ توبہ کر لے تو اور بات ہے ۔

(بحارالانوار ج ۷۶ ص ۲۱۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک جادوگر سے فرمایا تھا: "جادو نہ کر البتہ دوسروں کے جادو کا توڑ کر" ۔

آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے: "چغل خوری بدترین جادو ہے ۔ کیونکہ اس کے ذریعے دوستوں میں جدائی واقع ہوتی ہے اور ناحق خون بہائے جاتے ہیں اور کئی گھر اجڑ جاتے ہیں، کئی پردے چاک ہو جاتے ہیں، اور کتنی ہی ناموس تباہ ہو جاتی ہے اور چغل خور زمین پر چلنے والوں میں سے بدترین شخص ہے ۔ (الاحتجاج ج ۲ ص ۹۲)

طب الائمہ میں مرقوم ہے کہ عبایہ اسدی نے کہا: امیرالمومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے جادو کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: یہ عزیمت ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنی گردن میں ڈال لو ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ بِسۡمِ اللّٰهِ وَ مَا شَآءَ بِسۡمِ اللّٰهِ لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوۡسٰی مَا جِئۡتُمۡ بِهِ لا السِّحۡرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبۡطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾ (یونس:۸۱) فَوَقَعَ الۡحَقُّ وَ بَطَلَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوۡا هُنَالِکَ وَ انۡقَلَبُوۡا صٰغِرِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

(الاعراف:۱۱۸ و ۱۱۹) (بحارالانوار ج ۹۶ ص ۱۲۴، طب الائمہ ص ۳۵)

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اس آیت کو یاد کر لو: تم ظالم سلطان کے ظلم اور جادوگر کے جادو سے محفوظ رہو گے:

بِسۡمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیۡکَ وَ نَجۡعَلُ لَکُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا یَصِلُوۡنَ اِلَیۡکُمَا بِاٰیٰتِنَا اَنۡتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَکُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ

(سورۃ قصص:۳۵) (بحارالانوار ج ۹۶ ص ۱۲۴، طب الائمہ ص ۳۵)

نماز شب سے فارغ ہونے کے بعد اور نماز فجر پڑھنے سے پہلے پانی پر اس کلام کو سات مرتبہ دم کرو (اور کچھ پانی پی لو اور کچھ پانی کے چھینٹے منہ پر مارو) تو جادوگر کے جادو سے محفوظ رہو گے ۔

(بحارالانوار ج ۹۶ ص ۱۲۴، طب الائمہ ص ۳۵)

مؤلف کہتا ہے: مسلمانوں کو جادوگروں کے شر سے بچانے کے لیے کچھ علماء کے لیے صرف جائز ہی نہیں بلکہ بعض موارد میں واجب ہے کہ وہ جادو سیکھیں اور لوگوں کو جادو کے شر سے نجات دلائیں ۔

کہانت اور پیشین گوئی

کہانت بھی ایک کبیرہ گناہ ہے ۔ روایات میں اسے جادو کی ایک قسم سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ کہانت مستقبل میں پیش آنے والے واقعات اور لوگوں کے مقدر کی پیشین گوئی کو کہا جاتا ہے ۔

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: "کاہن اور اس کی طرف رجوع کرنے والا دین محمدؐ سے بیزار ہے" ۔

☆ ایک اور روایت میں ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "منجّم ملعون ہے اور کاہن ملعون ہے اور کاہن

ملعون ہے اور جادوگر ملعون ہے اور گلوکار ملعون ہے اور جو اسے پناہ دے اور اس کی کمائی کھائے وہ بھی ملعون ہے"۔

(بحار الانوار ج ۷۶ ص ۲۱۰)

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"منجّم، کاہن کی مانند ہے اور کاہن جادوگر کی مانند ہے اور جادوگر کافر ہے اور کافی کا ٹھکانا دوزخ ہے"۔ (بحار الانوار ج ۵۸ ص ۲۲۶)

☆ شیخ صدوق لکھتے ہیں:

"منجّم ملعون ہے، وہ کہتا ہے کہ افلاک قدیم ہیں، یہ نہیں کہتا کہ ان کو خدا نے بنایا ہے"۔

(بحار الانوار ج ۵۸ ص ۲۲۶)

☆ شیخ انصاری مکاسب میں لکھتے ہیں:

ہیثم بیان کرتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہمارے ہاں جزیرہ میں ایک شخص رہتا ہے، لوگ اس کے پاس گمشدہ اور چوری شدہ اشیاء کے متعلّق سوال کرتے ہیں، کیا ہم بھی اس سے کچھ پوچھ سکتے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا:

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو ساحر، کاہن اور کذاب کی طرف رجوع کرے اور اس کی گفتگو کی تصدیق کرے، اس نے خدا کی نازل کردہ کتابوں کا انکار کیا ہے"۔

(سفینۃ البحار ج ا ص ۶۰۵)

شیخ انصاری لکھتے ہیں: جادو، کہانت، نجوم اور قیافہ کی طرح جنات کی تسخیر اور شعبدہ بازی بھی حرام ہے۔

قیافہ شناسی

شیخ انصاری فرماتے ہیں: قیافہ شناسی فی الجملہ حرام ہے۔ علامہ حلی نے المنتہیٰ میں فرمایا ہے کہ قیافہ کے حرام ہونے کی دلیل اجماع ہے۔ ابن اثیر نے النہایہ میں اور طریحی نے مجمع البحرین میں لکھا ہے کہ ایک قیافہ دان کسی انسان کے خط و خال سے اندازہ یا فیصلہ کرتا ہے کہ یہ فلاں کا بیٹا ہے، یا فلاں کا بھائی ہے (یا اس میں فلاں فلاں خصلت پائی جاتی ہے) شہید اول اور مُحقّق کرکی فرماتے ہیں کہ اگر اس پر حرام مترتب ہو تو یہ حرام ہے۔ پھر فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ قیافہ شناسی کی حرمت سے تمام فقہاء کی مراد یہی ہے۔ (مکاسب ج ۲ ص ۷)

مُحقّق اردبیلی مجمع الفائدہ میں فرماتے ہیں: "کوئی شخص کسی کی بلند پیشانی کو دیکھ کر کسی کے ذہین یا کند ذہن ہونے کا فیصلہ کرے تو یہ قیافہ شناسی ہوگی جو کہ حرام ہے"۔ اس کے بعد موصوف لکھتے ہیں: "قیافہ کی دلیل حرمت شاید وہ اجماع ہے جس کے متعلّق منتہیٰ میں دعویٰ کیا گیا ہے یا پھر قیافہ شناسی کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ ایک قیافہ شناس انساب کو مخلوط کر دیتا ہے اور اپنے گمان کے تحت کسی کو کسی دوسرے کا بیٹا بتلاتا ہے جبکہ اس کے پاس اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہوتی اور شرعی دلیل اس کی مخالفت میں ہوتی ہے یا پھر قیافہ شناسی اس لیے حرام ہے کہ ایک قیافہ شناس کسی کے چہرے مہرے کو دیکھ کر اہین یا کند ذہن ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ جبکہ یہ عمل توہین اور حرام ہے۔ (مجمع الفائدہ ج ۸ ص ۸۰)

☆

لوگوں کے اموال اور حقوق غصب کرنا

فقہاء میں غصب کے حرام ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، خواہ غصب اموال ہو، مثلاً: لوگوں کے مال میں ناجائز تصرف کرنا، خواہ غصب منفعت ہو، مثلاً: گھر یا دکان سے فائدہ اٹھانا، خواہ غصب حق ہو، مثلاً: مسجد، مدرسہ یا شارع عام پر قبضہ کرنا اور دوسروں کو اس سے استفادہ کی اجازت نہ دینا حرام ہے۔

شیخ ابن ادریس اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ غصب ادلہ اربعہ (قرآن، سنت، اجماع و عقل) کے تحت حرام ہے اور اس کی حرمت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ (مستطرفات السرائر ج ۲ ص ۴۸۱)

آیت اللہ خمینی فرماتے ہیں: غصب، دشمنی کی وجہ سے کسی کے مال اور حق پر ناجائز قبضہ کو کہا جاتا ہے اور یہ ظلم کی واضح ترین شکل ہے۔ عقل اور شرع دونوں ہی اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ فرمانِ رسولؐ ہے کہ جو شخص ایک بالشت زمین غصب کرے تو اللہ تعالیٰ سات زمینوں کا طوق بنا کر اس کی گردن میں آویزاں کرے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے ہمسائے کی ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتوں طبقات سمیت اس کی گردن میں طوق ڈال دے گا اور اسی حالت میں وہ خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ ہاں اگر کوئی توبہ کرلے اور لوگوں کا مال واپس کردے تو وہ اس سزا سے بچ جائے گا۔

امیرالمومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اگر کسی عمارت میں ایک غصبی پتھر لگا دیا جائے تو وہ پوری عمارت کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔

(تحریر الوسیلہ ج ۲ ص ۱۷۲)

شرعی مجبوری کے بغیر کسی کا مال اور حق واپس نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے لیکن فی زمانہ یہ گناہ بالکل عام ہے اور بہت کم لوگ اس گناہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ لوگوں کی اکثریت غاصب اور مقروض مرتی رہتی ہے۔

راستہ بند کرنا

راستہ بند کرنا لوگوں کی تکلیف کا موجب اور اسلام میں گناہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی سوار کسی پیادہ سے کہے کہ راستہ چھوڑ دے تو یہ بھی ایک ظلم ہے۔

(خصال ص ۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں جن کے کرنے والے لعنتی ہیں:

① جو کسی ایسی سایہ دار جگہ پر پیشاب پاخانہ کرے جہاں مسافر اترتے ہوں۔
② جو لوگوں کو پانی پینے سے منع کرے۔
③ جو شارع عام کو بند کرے۔

(وسائل الشیعہ ج ۱ ص ۳۲۵)

مرحوم آیت اللہ گلپائیگانی مجمع المسائل میں لکھتے ہیں کہ: "شارع عام پر نماز پڑھنا، اور سڑک کے کنارے کام کاج اور تجارت کرنا جس سے راستہ بند ہو جائے یا گزرنے والوں کو تکلیف پہنچے حرام ہے"۔

بالفاظِ دیگر سڑکوں کے کنارے ناجائز تجاوزات قائم کرنا اور ریڑھیاں وغیرہ لگا کر سڑک کو تنگ کرنا حرام ہے۔ یہ عوام کی حق تلفی ہے اور قیامت کے دن اس کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔

تحریر: شمس الواعظین مولانا سید ظفر حسن قبلہ امروہوی اعلی اللہ مقامہ

جب کوئی قوم شیطان کے دام فریب میں پھنس کر انسانی فرائض کو بھول جاتی ہے اور احکامِ الٰہی سے تمرد کرنے لگتی ہے تو غیرتِ الٰہی جوش میں آتی ہے اور اپنے کسی برگزیدہ بندے کو ان کی ہدایت کے لیے بھیج کر اپنے گمراہ بندوں پر اپنی حجت کو تمام کرتی ہے۔ خدا کی طرف سے یہ آنے والے انبیاء و مرسلین کہلاتے ہیں۔ یہ اپنی قوتِ عمل سے کسی قوم کی غفلت و بے حسی کو دور کرتے اور عبد و معبود کے درمیان ٹوٹے ہوئے رشتے کو جوڑتے ہیں۔ ان کی روحانیت کے نور سے ضلالت کی تاریکیاں کافور ہوجاتی ہیں اور قوموں کی مفلوج ذہنیتوں میں ایک نیا حس پیدا ہوجاتا ہے۔ یہی ضرورت تھی کہ سرزمین عرب پر اس نورِ الٰہی کی ضیا باری ہوئی جو تمام نبیوں کا سرتاج اور مرسلین کا مایہ ناز سردار تھا۔ عرب کی تاریخ پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی لہ الفداء کی ولادت ایک ایسے تاریک زمانہ میں ہوئی جبکہ انسانیت اپنے بیشمار محاسن کو کھوئے بیٹھی تھی اور ہر طرف نفس پرستی اور ہوس رانی کا دور دورہ تھا۔ انبیائے سابقین کی ہدایتوں کے نقوش اس درجہ مضمحل ہوگئے تھے کہ عمل کے لیے کوئی صحیح راستہ ڈھونڈے نہ ملتا تھا اور انسانیت قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتی ہوئی چل رہی تھی۔ کفر و شرک کی خوفناک تاریکی ہر گوشہ پر چھائی ہوئی تھی۔ بت پرستی کی محبت خون بن کر دل کی رگوں میں دوڑ گئی تھی۔ اس دورِ وحشت و بربریت میں بنی ہاشم کی قسمت کا ستارہ چمکا اور بنی ہاشم میں جناب آمنہ اس رحمت الٰہی کے لیے مخصوص کی گئیں کہ ان کی آغوش میں وہ بچہ پلے جس کے سر پر لولاک لما خلقت الافلاک کا تاج ہو۔ جس کے شانہ پر ختم نبوت کی مہر ہو جس کے بر میں رحمۃ للعالمین کا لباس ہو، جس کی کمر میں شفاعت عاصیاں کا پٹکا بندھا ہو جس کے رخساروں پر عصمت مطلقہ کی سرخی کھیلتی ہو، جس کی زبان وما ینطق عن الھویٰ کی لذت سے آشنا ہو جس کے سینے میں علمك مالم تكن تعلم کے سراج منیر نے ضیاباری کی ہو، جس کے نطق میں علمہ البیان کی بے پناہ قوت ہو، جس کے ید تسخیر میں سخر لکم الشمس والقمر کا زور ہو، جس کے ساحت عمل میں سراجاً منیرا کی روشنی ہو، جس کی روح پرور آواز میں مُبشراً ونذیرا کے دلکش سر بھرے ہوئے ہوں۔

دنیا نے بہت جلد دیکھ لیا کہ وہ بچہ جس نے نہ کسی مُعلّم کے سامنے زانوائے ادب تہ کیا تھا، نہ کسی مکتب میں کسی کتاب کا ایک سبق پڑھا تھا، نہ کسی کتب خانہ کی سیر کی، نہ کسی ہادی سے ہدایت پائی، لیکن آگے چل کر اس نے تمام عالم کی ہدایت کا بیڑا اٹھایا۔ قیامت کے میدان تک اپنی تعلیم کے پھیلانے کا دعویٰ کیا۔ تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرکے ان کے بھولے ہوئے

درس لوگوں کو سنائے، وہ راہ عمل میں اتنا ثابت قدم اور صراط مستقیم پر اتنا استوار پایا گیا کہ دنیا کا کوئی زور کائنات کی کائی طاقت یکسر ہو اس کے قدم کو لغزش نہ دے سکی۔ دنیا حیرت میں آ گئی۔ جب یہ دیکھا کہ اس کے کسی قول و فعل پر عقلائے روزگار کو انگشت نمائی کا موقع نہیں ملتا، وہ ایسا کامل انسان ہے کہ اس کے ساحت غلط کاریوں کے خس و خاشاک سے بالکل پاک و صاف ہے، جو کچھ وہ کہتا ہے فطرت اس پر تصدیق کے سانس نکالتی ہے، جو کچھ وہ کرتا ہے انسانیت اس پر رضامندی کا اظہار کرتی ہے۔ وہ اپنے ارادہ کا پکا، قول و فعل کا سچا اور عمل کا دھنی ہے۔ اس کی بات میں وزن ہے۔ اس کے خیال میں قوت ہے۔ اس کے دل میں صداقت کا نور اور دماغ میں عقل خداداد کی ضیا باری ہے۔

نبوت ابھی پس پردہ اپنی منزلیں طے کرتی چلی آ رہی تھی کہ ہر طرف سے آواز آنے لگی: یہ صادق ہے، یہ امین ہے۔ اعتماد و اعتبار نے کافروں اور مشرکوں کے قلوب میں اس حد تک راہ پائی کہ اپنے مقدمات کا فیصلہ آنحضرت ﷺ سے چاہنے لگے۔ اپنی امانتیں آنحضرت ﷺ کے پاس لاکر رکھنے لگے۔ جب آنحضرت ﷺ کے عمل نے اپنی راہ اس حد تک استوار کر لی تو بعثت نے اپنے تابندہ چہرے سے نقاب ہٹا لی۔ رسالت قرآن کو گواہ بنا کر کھلم کھلا میدان عمل میں آئی۔ ہدایت کی بند راہیں کھلیں۔ تبلیغ کی آوازیں مکہ کے گلی کوچوں میں پہاڑوں کی کھلی فضاؤں میں، کفار و مشرکین کے بھر مجموعوں میں اس طرح گونجیں کہ کفر و شرک کے بے حس اجسام میں لرزہ پیدا ہو گیا۔ مفلوج رگوں پر چٹکیاں لگیں۔ ان سنی باتیں کانوں میں پڑیں تو بد مذاقوں کے کان کھڑے ہوئے۔ گھبرائے کہ یہ کیا آواز ہے۔ تین سو ساٹھ معبودوں کے سامنے سر جھکانے والے دنیا کے بیشمار خالق اور مدبر ماننے والے یہ سن کر چیخ اٹھے کہ اس تمام کائنات کا خالق صرف ایک ہے اور وہ بھی ایسا جو نہ آنکھوں سے نظر آتا ہے نہ کسی مکان میں رہتا ہے نہ اس کے جورو ہے نہ اولاد۔ نہ کنبہ ہے نہ قبیلہ ہے ہر جگہ ہے اور کہیں نہیں۔ وہ سب کو دیکھتا ہے اسے کوئی نہیں دیکھتا، وہ سب کی سنتا ہے مگر سننے والوں کی طرح کان کان نہیں رکھتا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ بت خانوں میں جتنی مورتیاں ہیں وہ سب باطل ہیں، ان میں خدا بننے کی صلاحیت نہیں۔ ان کو معبود ماننا انتہائی بے عقلی کا نشان ہے۔

ان آوازوں نے جو پہلی بار کانوں میں پڑی تھیں ضلالت آگین قلوب میں ہیجان پیدا کیا۔ ہر بات پتے کی تھی۔ مگر عقلوں پر ایسے پردے پڑے تھے کہ سمجھ میں نہ آتی تھی۔ مثل مشہور ہے: ''الناس اعداء بما جھلوا'' آدمی جس چیز کو نہیں جانتا، اس کا دشمن ہوتا ہے۔ ان باتوں کو سنتے ہی وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے دشمن ہو گئے اور معاذ اللہ آپ کو مجنون و دیوانہ سمجھنے لگے۔ پہلے سمجھا بجھا کر کام نکالنا چاہا۔ لیکن جب حضرت ان کے باطل معبودوں کی مذمت سے نہ رکے تو آپ کی ایذا رسانی پر کمر باندھی۔ کبھی راہ میں کانٹے بچھائے، کبھی کوٹھوں پر سے حضرت کے سر مبارک پر کوڑا کرکٹ پھینکا۔ کبھی راہ چلتے پتھر مارے۔ غرض سب کچھ کیا مگر قدم رسالت کو جنبش نہ ہوئی۔ جب یوں کام نہ چلا تو

دولت وثروت اور جاہ ومنصب کا لالچ دلایا۔ مگر حضرتؐ نے صاف کہہ دیا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند بھی رکھ دیں گے تب بھی میں اپنے اس کام سے باز نہ رہوں گا۔

اگرچہ کفار و مشرکین کار رسالت میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالتے رہے تھے مگر آنحضرتؐ بھی اپنی رسالت کا فرض انجام دیتے ہی چلے جا رہے تھے۔ حق بات میں زور ہوتا ہے اور صداقت میں اثر۔ لوگ رفتہ رفتہ مسلمان ہونے شروع ہو گئے۔ اور حضرتؐ کو اس جہالت شعار قوم کی اصلاح کرنے کا موقع ملنے لگا۔ آپ نے لوگوں کو تمدن و معاشرت کے قاعدے سمجھائے اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دی، امور دین کی طرف توجہ دلائی، روحانیت کے درس دیئے۔ انسانیت کے ... ایمان و اعمالِ صالحہ کی راہیں ان پر کھولیں۔

بعثت کے بعد تیرہ سال تک اس تعلیم و تلقین کا سلسلہ مکہ میں جاری رہا۔ مگر کفار و مشرکین کی شدید مزاحمت کی بنا پر وہاں زیادہ کامیابی نہ ہوئی۔ البتہ جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ میں تشریف لائے تو آفتابِ رسالت کو اپنی پوری قوت سے ضیا باری کا موقع ملا۔ باوجودیکہ یہاں آ کر کفار و مشرکین سے بہت سی لڑائیاں لڑنا پڑیں اور دفاعی حملوں کی تیاری میں بہت زیادہ وقت صرف کرنا پڑا۔ مگر پھر بھی اسلام کی صداقت و روحانیت بجلی کی طرح بہت جلد ہر طرف دوڑ گئی۔ اور جوق جوق گروہ گروہ لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے یہاں تک کہ قرآن نے فخریہ یہ آواز بلند کی: "یدخلون فی دین اللہ افواجا" (دین خدا میں گروہ کے گروہ لوگ داخل ہونے لگے)

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت جلد یعنی صرف دس برس کے اندر عرب کی معاشرت اور تمدن کا نقشہ ہی بالکل بدل دیا۔ قبیلوں میں جو عداوتیں صدیوں سے چلی آ رہی تھیں اور جن کی وجہ سے آئے دن خونریزی ہوتی رہتی تھی، وہ ہرگز بند نہ ہوتیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بیچ میں حائل نہ ہو جاتی۔ حضرتؐ کی تعلیم نے دشمنوں کو ایسا دلی دوست بنا دیا کہ ایک دوسرے پر جان فدا کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ یہ آپ ہی کی تعلیم تھی کہ کفر و شرک کی محبت ان کے قلوب سے نکال کر ان کو خدائے واحد کا پرستار بنا دیا۔ اور ایسا خدا پرست بنایا کہ قیامت تک دنیا کے لیے نمونہ بن گئے۔ یہ آپ ہی کی تعلیم تھی کہ ان کو شراب خوری، قمار بازی، زناکاری، لوٹ مار، قتل و غارت، کذب و دروغ، غیبت، ...، ہوا پرستی، مکاری، غداری وغیرہ ہزار ہا عیوب سے باز رکھا اور چند ہی سال کے اندر ان کو اخلاقِ حسنہ کا ایسا پتلا بنا دیا کہ لوگ حیرت میں آ گئے۔ یہ آپ ہی کی تعلیم تھی کہ معاشرت و تمدن کے تباہ کن قواعد کو منسوخ کر کے ان قوانین الٰہیہ کا اجرا کیا جن میں سب کے حقوق کا یکساں لحاظ تھا۔ یہ آپ ہی کی تعلیم تھی کہ انسانیت کی ہموار سطح بنا کر محمود و ایاز، فقیر و مالدار کو ہم پہلو بنا کر بٹھا دیا اور نارو امتیازات اور بے جا فخر و مباہات کو اپنے دائرۂ مساوات سے یک قلم دور کر دیا۔ یہ آپ ہی کی تعلیم تھی کہ رہبانیت کا ناپاک دھبا دامنِ انسانیت سے مٹا کر مسلمان کو دنیا دار رہ کر پھر دین پرستی کی راہ بتائی۔ آپ نے انہماک فی الدنیا اور اعراض عن الدنیا کے بیچوں بیچ ایک ایسا راستہ قائم کیا جو نہ دنیا سے الگ ہونے دیتا تھا، نہ بالکل دنیا میں محو ہو جانے کی اجازت

باقی صفحہ ۲۱ پر

بقیہ باب العقائد

بالخصوص ہر قسم کے شرک سے محفوظ رکھے۔ "انه علی کل شیء قدیر و بالاجابۃ جدیر"

توحید کی اس قدر اہمیت اور شرک کی خوفناک مذمت کے بعد ایک درددین رکھنے والے مُسلمان کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟...... یہی کہ وہ توحید کے دامن کو پوری مضبوطی سے تھامے اور شرک سے کلی اجتناب کرے۔ زہر چونکہ زندگی کا قاتل ہے تو ہر وہ شخص جسے زندگی عزیز ہوتی ہے وہ زہر کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا، بلکہ جس چیز کو زہر کے چھو جانے کا بھی خیال ہو اس کے بھی قریب نہیں جاتا تو جس شخص کو اپنا ایمان عزیز ہے اور وہ جانتا ہے کہ شرک سے ایمان کی موت واقع ہو جاتی ہے، کیا وہ ہر قسم کے شرک سے دور نہیں بھاگے گا؟ یقیناً بھاگے گا۔

اور جس چیز میں اسے شرک کا شائبہ بھی نظر آئے گا وہ اس کے قریب بھی نہیں جائے گا اور کسی تاویل علیل ی الفظی ہیر پھیر کا قطعاً سہارا نہیں لے گا۔

واللہ الهادی الی سواء السبیل و هو خیر دلیل

مرثیہ

وہ سفیر کربلا مُسلمؑ ہوا یوں در بدر
موت کی آغوش میں یہ شب کٹی طوعہ کے گھر
کوفیوں کی بے وفائی دیکھ کر رویا سفیرؑ
بنت زہراؑ کو اے مولاؑ آپ نہ لائیں ادھر
نوکِ نیزہ پر چڑھایا کوفیاں مُسلمؑ کا سر
اور پتھر مارتے تھے بے نوا کی لاش پر
کربلا سے قید ہوکر بیٹیاں کوفہ گئیں
چہرہ اپنا پیٹتی تھیں باپ جب آیا نظر
ساتھ ہے بیٹا نہ بھائی نہ ہی سر کا تاج ہے
جا رہی ہے شام کوفہ اس طرح سے لوٹ کر
کس طرح سے آہ گزارے گی رقیہؑ زندگی
کوئی بھی دیتا نہیں ہے اس کے بیٹوں کی خبر
حارث لعین کے سامنے بے کس یتیم و بے نوا
شطِ دجلہ پر جھکے دونوں رقیہؑ کے جگر
کس طرح صادق لکھے حضرت رقیہؑ کا یہ حال
یاد میں بیٹوں کے روتی رہتی ہے شام و سحر

(صادق حسین مگسی کبیروالا)

جامعہ علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ

زاہد کالونی عقب جوہر کالونی سرگودھا کا

سترھواں دو روزہ

۱۱ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء

سالانہ اجلاس

بروز ہفتہ اتوار

مُنعقد ہو رہا ہے

جس میں

ملک بھر سے جید علماء کرام، واعظین اور خطباء کے عظام اپنے بیانات سے مُستفیض فرمائیں گے

اراکین سلطان المدارس و اراکین تحریک تحفظ تعلیماتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ سرگودھا پاکستان

پرنسپل جامعہ علمیہ سُلطان المدارس الاسلامیہ زاہد کالونی عقب جوہر کالونی سرگودھا

موبائل نمبر: 0301-6702646

فون 048-3021536

☆ مولانا سید غلام رضا المعروف مکی شاہ آف کوٹلہ جام ضلع بھکّر رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم دیندار اور مخلص مومن تھے۔ ہمیشہ مدارس دینیہ اور علماء سے منسلک رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ اجر سے نوازے۔
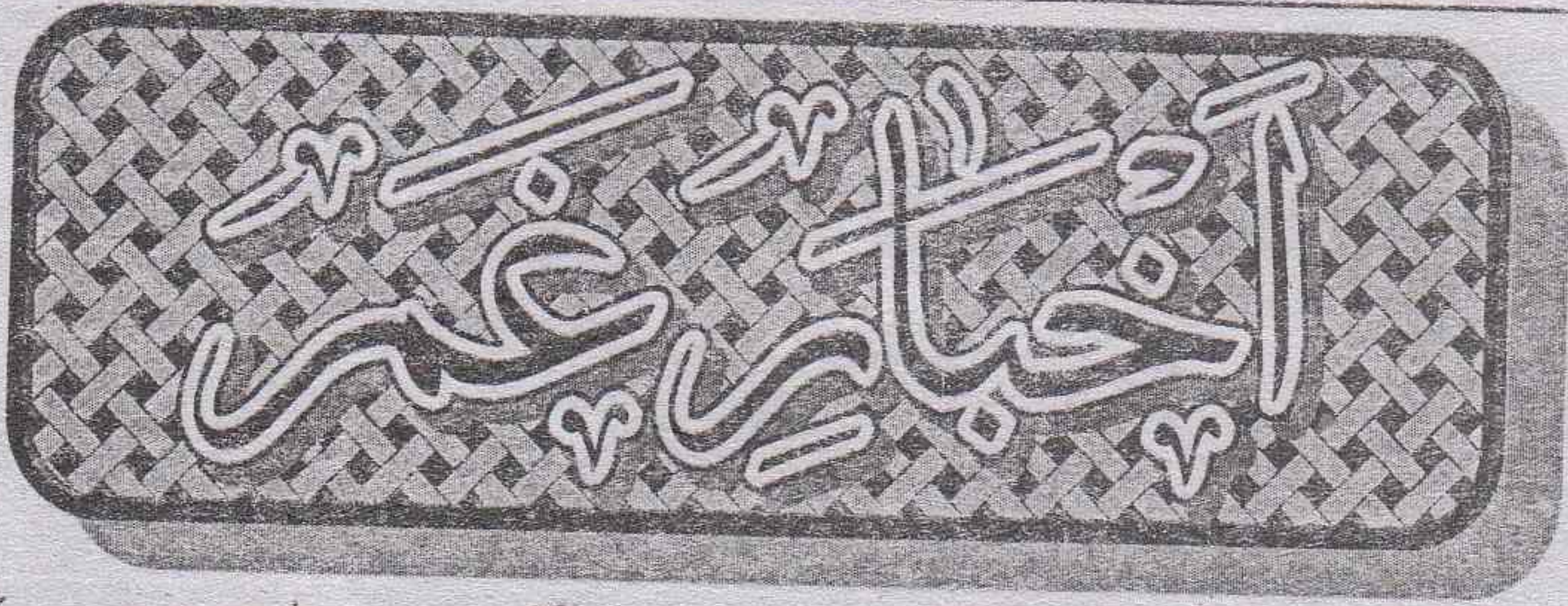
☆ جامعہ علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ کے طالب علم محمد سلیم کے بہنوئی رضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ سید امیر حسین شاہ آف حسین شاہ ضلع سرگودھا سابق سیکورٹی گارڈ سلطان المدارس حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی و آلہ الطاہرین علیہم السلام

Registered No. (G) H.C/722